مرزا جہلمی کے افکار و نظریات

مدلل و مفصل جوابات کے ساتھ

جمع و ترتیب

مولانا محمد انس امین

نائب خطیب جامع مسجد مدنی مین بازار۔ سرائے عالمگیر

فاضل دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

(جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں)

نام کتاب: ـــــــ مرزا جہلمی کے افکار ونظریات

جمع وترتیب: ـــــــ مولانا محمد انس امین

طبع اول: ـــــــ صفر ۱۴۴۲ھ بمطابق 2020ء

میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو فاتح عرب والعجم کاتب وحی امیر شام خال المسلمین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

ملنے کے پتے

ہر بڑے دینی کتب خانے سے طلب فرمائیں۔

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تقریظ (مولانا اشرف علی صاحب)	6
2	تقریظ (شیخ الحدیث مولنا ظفر اقبال صاحب)	7
3	رائے گرامی (مفتی عاصم صاحب مدظلہ)	10
4	تقریظ (حضرت مولانا عطاء اللہ بندیالوی)	12
5	عرض مؤلف	14
6	کتاب لکھنے کی ضرورت پیش کیوں آئی؟	18
7	کتاب پڑھنے سے پہلے ایک غلط فہمی کا ازالہ کر لیجیے	20
8	**مرزا جہلمی کے افکار ونظریات**	21
9	جھوٹ نمبر 1	21
10	جھوٹ پر جھوٹ	21
11	جھوٹ نمبر 2	23
12	جھوٹ نمبر 3	24
13	جھوٹ نمبر 4	26
14	جھوٹ نمبر 5	26
15	وضاحت	27
16	جھوٹ نمبر 6	27
17	جھوٹ نمبر 7	28
18	جھوٹ نمبر 8	29

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
19	سفر حج	32
20	جھوٹ نمبر 9	32
21	جھوٹ نمبر 10	33
22	جھوٹ نمبر 11	35
23	جھوٹ نمبر 12	36
24	تبصرہ	36
25	جھوٹ نمبر 13	36
26	کتاب الطہارۃ	37
27	جھوٹ نمبر 14	37
28	جھوٹ نمبر 15	38
29	نوٹ	39
30	جھوٹ نمبر 16	39
31	جھوٹ نمبر 17	40
32	حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات زندگی	41
33	وضاحت	43
34	جھوٹ نمبر 18	44
35	جھوٹ نمبر 19	47
36	جھوٹ نمبر 20	51
37	جھوٹ نمبر 21	52
38	جھوٹ نمبر 22	52

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
39	تبصرہ	53
40	جھوٹ نمبر 23	53
41	جھوٹ نمبر 24	55
42	جھوٹ نمبر 25	55
43	جھوٹ نمبر 26	56
44	جھوٹ نمبر 27	56
45	جھوٹ نمبر 28	57
46	جھوٹ نمبر 29	59
47	جھوٹ نمبر 30	60
48	جھوٹ نمبر 31	62
49	جھوٹ نمبر 32	62
50	تبصرہ	63
51	جھوٹ نمبر 33	64
52	جھوٹ نمبر 34	64
53	جھوٹ نمبر 35	65
54	جھوٹ نمبر 36	66
55	جھوٹ نمبر 37	67
56	جھوٹ نمبر 38	68
57	جھوٹ نمبر 39	70
58	جھوٹ نمبر 40	70

مرزا جہلمی کے افکار ونظریات 6

Date

Ref 16-06-2020

تقریظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد اصحاب کرام رضی اللہ عنہم پر تنقیص وطعن، پر گمراہ وباطل رجحیت کی شاخات پہلی ایک کتب ہے۔ فتنوں کی بھار میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دفاع اہم فریضہ ہے۔ دارالعلوم تعلیم القرآن کے بانی ومؤسس حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان (رحمۃ اللہ علیہ) کی جن گوئی وبے باکی، جرأت واستبداد، علم وحلم جاہ وحق سے بیگانہ سکا اور دنیا کی کوئی طاقت، لالچ حقیر کو خرید نہ سکی۔ یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم تعلیم القرآن کا ہر فاضل اسی راہ پر گامزن رہتے ہوئے خدمت دین میں مصروف عمل ہے۔

زیر نظر کتاب "**مرزا جہلمی کے افکار و نظریات**" عزیزم مولانا انس امین صاحب کی تحریر کردہ ہے جو انہوں نے جہلم کے قادیانی نواز رافضی کے گمراہ کن نظریات کا علمی انداز میں جواب دیا ہے۔ ماشاءاللہ۔

عزیزم مولانا انس امین صاحب نے اصحاب وطہر رضی اللہ عنہم کا دفاع کرکے ثابت کردیا ہے کہ اصحاب وطہر رضی اللہ عنہم کی توہین کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کی جاسکتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کا دفاع کرنا اور ان کی شان بیان کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ نیز اکابر کرام بالخصوص امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور فقہ حنفی کی بنیاد ہی کتاب اعظم القدوری کا دفاع کرکے فتنہ جہلمی کے گمراہ چہرے پر واضح کردیا ہے کہ ہم اپنے اکابرین اسلاف کا دفاع کرنا جانتے ہیں۔

جہاں ہو اسلاف کی حرمت پہ دشمن داغ کہ زن — وہ مردہ ہے جس کو جل جانا نہیں آتا

اور اس کے ساتھ ساتھ دارالعلوم دیوبند کی حقیقت وحقیقت کو واضح کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے پچاس (50) کبائر شنیع کے نام ذکر کرکے کتاب کی زینت کو دوبالا کردیا۔

عزیزم مولانا انس امین صاحب نے اس کتابچہ میں غلام احمد قادیانی کے نظریات کی تفصیل ذکر کرکے یہ ثابت کر دیا کہ اس قسم کے نظریات قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہیں۔

میں دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ عزیزم مولانا انس امین صاحب کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے۔ اس کاوش کو فتنہ جہلمی اور ان کے متعلقین کے لیے مفید بنادے۔ آمین

والسلام

جانشین شیخ القرآن (مولانا) اشرف علی
مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقریظ

نحمدہٗ ونصلی وسلم علی رسولہ الکریم اَمَّا بعد

یہ مسودہ برادرم مولانا محمد انس صاحب کا جمع شدہ مجموعہ ہے۔ ماشاء اللہ، مولانا نے بہت محنت سے محمد علی انجنیئر کے اکاذیب مختلف جگہ سے ڈھونڈ کر جمع کیے ہیں، جسے دراصل محمد علی کے اکاذیب کا اربعینہ کہنا چاہیے۔

مسودہ پڑھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ایک شخص اپنے آپ کو اسلامی سکالر باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے مگر اپنی تمام تر دیوار کذب بیانی کی بنیاد پر کھڑی کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی عبارات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنے آپ کو سیف بے نیام ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جبکہ یہ تمام کاروائی اہل حق اور سلف صالحین کے خلاف شروع کی ہوئی ہے۔ اور جتنے باطل فرقے ہیں مثلاً قادیانیت، پرویزیت، شیعت، ان کے ساتھ بھر پور مؤدّت، اور یک جہتی کا اظہار ہے۔ اور یہی طرز تبلیغ تھا مرزا قادیانی کا۔ جو مرزا ثانی کی طرف منتقل ہوا ہے۔ کہ ہمیں اتباع سلف پر بابی ہونے کا طعنہ دیتا ہے۔ مگر خود کو اتباع قادیانیت پر فخر ہے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور سے باجماع اُمّت مدّعیٔ نبوت اور ان کے متبعین کو مرتد مانا جاتا رہا ہے۔ مگر یہ موصوف نامعلوم اس سے کیوں منکر ہے۔ اتباع سلف تو آپ کے نزدیک بابیت ہے حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

(اِتَّقواللّٰہ وَکُوْ نُوْ مَعَ الصَّادِقِیْن) مزید ارشاد ہے (وَمَنْ یُّشاقِقِ الرَّسولَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَیَّنَ لَہُ الْھُدیٰ ویَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمنین۔ الخ اور غامدی کی اتباع بابیت نہیں، آپ نے تو اُن کی اتباع کی ہے۔ حالانکہ غامدی کا قول مرزا غلام احمد قادیانی کافر نہ ہونے کا کذب نمبر 19 میں ذکر ہے۔ قارئین کرام خود پڑھ لیں۔ ہمیں بابی ہونا نصیب، تمہیں بابی نہ ہونا نصیب، نصیب اپنا اپنا، پسند اپنی اپنی۔

نیز ہم اتباع سلف کرتے ہیں از روئے قرآن۔

وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ۔

اور باجماع اُمت یہ حضرات منیب الی اللہ تھے اور مخالفت اجماع ضلات ہے، جبکہ آپ کو اتباع قادیانیت، اتباع غامدیت اور اتباعِ رافضیت نصیب ہے، جو کہ مَاوَجَدْ نَا عَلَیْہِ آبَاءَنَا ہے۔ اب بتاؤ بابی ہم ہوئے کہ تم فقہ اور فقہائے کرامؒ کی مخالفت بھی ان کو انہی آباء سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر جرأت ہے دشمنی فقہی آئمہ کے ساتھ ہے۔ جبکہ فقیہ تو بخاریؒ بھی تھے۔

مرزا صاحب کو مؤرّخ بننے کا بھی زیادہ شوق ہے، جبکہ تاریخ کے واقعات بیان کرتے ہیں تو تاریخ کے طالب علم اُس پر ہنستے ہیں۔ تاریخ ولادت اور وفات علم تاریخ کا بہت بڑا مضمون ہے، جسے یہ بھی علم نہ ہو وہ کیا مؤرّخ ہوگا، صرف اپنی جہالت ہی ظاہر کر گیا۔ اور تنبیہ کے باوجود نہ ماننا۔ سراسر جہالت ہے۔

امّت کا بہت بڑا طبقہ جو کہ اُمّت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان رابطہ کا کام دیتا ہے اگر اس طبقے کو نکال دیا جائے تو اُمّت کبھی بھی نبی کے ساتھ مربوط نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس طبقہ کے ساتھ در پردہ دشمنی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے خود اور ان کے لیے عذاب کا خود متولی ہونے کا اعلان کیا ہے، مگر مرزا صاحب کو

رافضیت کا فضلہ خور ہونے کا شرف حاصل ہے، اس کی نحوست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحابہ رضی اللہ عنہم سے راضی ہے۔ اور یہ اُن سے ناراض ہے اور اُس کام میں ایسے منہمک ہے۔ کہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ رافضیت ان کی تائید کرتے ہیں۔

ان کی مجالس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر تنقید ہوتی ہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے ان کے احسان مند ہوکر گئے خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کے جواب کے لئے قاضی مظہر حسینؒ کی کتب خصوصاً دفاعِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قابل دید ہیں۔

واللہ الھادی

شیخ الحدیث حضرت مولٰنا ظفر اقبال صاحب

جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم

رائے گرامی مفتی عاصم صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد

برادر اصغر فاضل نوجوان حضرت مولانا انس امین صاحب نے علی مرزا کا خوب محاسبہ کیا چالیس جھوٹ اور ان کا رد لکھ کر علی مرزا کی حقیقت واضح کر دی۔ علی مرزا صاحب کا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کے لیے نرم گوشہ رکھنا اس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ گویا ان کا تعلق قادیانی گروپ کے ساتھ ہے۔ امام الانبیاء پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا اس سے دلیل کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس کو کافر کہا جائے گا۔ اسی طرح علی مرزا صاحب کے شیخ غامدی صاحب جو حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل ہیں۔ جبکہ حیات عیسیٰ کا عقیدہ رکھنا اہلسنت کے بنیادی عقائد میں شامل ہے، اسی طرح اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تابعین پر آئمہ امت پر طعن وتشیع کرنا مرزا صاحب کا وطیرہ بن چکا ہے۔ گویا یہ گمراہی کے چوتھے درجے میں پہنچ کر مہر جباریت کا شکار ہو چکے ہیں۔ جس سے ان کی آنکھیں کان اور دل حق بات قبول کرنے سے عاری ہو چکے ہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾ (سورۃ النحل: آیت:108)

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

ہم تو اس حال میں دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد انس امین

صاحب کی اس کاوش کو قبول کر کے مرزا صاحب کے لیے اصلاح کا سامان پیدا کر دے۔ قادر مطلق اللہ تعالیٰ ہی ہے وہی دلوں کو پھیرتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مرزا صاحب جس مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ وہاں سے ان کا واپس آنا مشکل ہے۔ پھر فقہ حنفی کی کتب کا مذاق اڑانا مختصر القدوری کو کتوری کہنا ایسی غیر شائستہ حرکتیں کسی انسان کو زیب نہیں دیتیں۔

اس کتاب میں **النکاح من سنتی فَمَنْ رغب عن سنتی فلیس منی کی تخریج وتحقیق۔** نیز **حوأب** کے کتوں کے بھونکنے کی منکر روایات پر بھی تخریج وتحقیق کی گئی ہے۔

اس کتاب کے چھوٹے چھوٹے فقرات میں امام اعظم ابوحنیفہ کا تعارف بھی ملے گا۔ گویا یہ کتاب سمندر کو کوزہ میں بہتر کرنا ہے۔ صفحات کم مگر مواد جامع ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ مولانا انس امین صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اور یہ ہدایت کے طالب کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔

والسلام

احمد عاصم عفی عنہ

تقریظ

حضرت مولانا عطاء اللہ بندیالوی

تاریخ اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ سینکڑوں لوگ ایسے ہوئے ہیں جو اہل تشیع تھے، مگر تقیہ کر کے اہلسنت کا لبادہ اوڑھ کر ہمارے اندر شامل رہے۔ اور انہوں نے اہل تشیع کے عقائد ونظریات غیر شعوری طور پر اہلسنت کے ذہنوں میں داخل کر دیئے، تاریخ کی کتب میں وہ اُدھم مچایا کہ اَلاَمان الحفیظ۔

خاص کر بنوامیہ کے خاندان کی کردار کشی میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور بنوامیہ میں خاص کر کے امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے والد گرامی سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ ان کی والدہ محترمہ سیّدہ ہندہ رضی اللہ عنہا کو ایسے نشانے پر رکھا کہ کئی قصّے تراشے، افسانے گھڑے کہانیاں بنائیں۔ اور روایات گھڑ گھڑ کر اہلسنت کی کتب میں درج کر دیں۔ آج باطن کے کھوٹے لوگ تاریخ کی انہیں تاریکیوں میں گم ہو کر اہلسنت کے نظریات پر حملہ آور ہوتے ہیں اور مزے لے لے کر وہی کہانیاں اور انہی کے اقوال لوگوں کو سناتے رہتے ہیں اور انہیں جھوٹوں پر مبنی تحریریں اپنی تقاریر کی زینت بناتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں کوڑھ باطن ابومخنف لوط بن یحیٰی، واقدی، ہشام جیسی کتب اور راویوں پر اندھا اعتماد کر کے ان کی وضع کی ہوئی ہر بات مانتے بھی ہیں۔ اور اپنی محفلوں کی زینت بھی بناتے ہیں مگر ان کی نگاہیں قرآن کے صفحات کی طرف متوجہ نہیں رہتی۔ جو اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امانت، دیانت، رشدوہدایت، فوز وفلاح، تقویٰ وصداقت کی گواہیاں دے رہے ہیں۔ جو قرآن اصحاب رسول کے ایمان کو کسوٹی اور معیار قرار دے رہا ہے، اور انہیں جنت کے پروانے اور اللہ کی رضا کی سند عطا کرتا ہے۔

آج کل ہمارے ملک میں بھی تحقیق کے نام پر کئی لوگ برسر میدان ہیں۔ غامدی کی صورت میں، مولوی اسحاق اسی نظریئے کا پرچار کرتے کرتے گزر گیا۔ اور اپنی باقیات علی مرزا کی صورت میں چھوڑ گیا۔ جو مولوی محمد اسحاق سے چند قدم آگے نکلنے میں مصروف ہے۔ اور اپنے آگے بابوں کی کتابیں رکھ کر پرزور نعرہ لگاتا ہے۔

نہ میں وہابی نہ میں بابی

اگر تمہارا بابا کوئی نہیں تو کیا تمہارا علم لَدُنی ہے اور اگر تمہارا علم لَدُنی نہیں تو کسی بابے کے آگے زانوئے تلمذ تو ضرور کیا ہوگا۔ پھر تم بابی کیسے نہیں علی مرزا سادہ لوح لوگوں کو میٹھے انداز میں ورغلانے کی مذموم کوشش کرتا ہے۔ ہمارے عزیز مولانا محمد انس امین صاحب نے اس کے جھوٹوں سے پردہ اُٹھانے کی کوشش کی ہے اور کامیاب کوشش کی ہے۔

مولانا انس امین کا تعلق ایک دینی گھرانے سے ہے۔ ان کے دادا موالانا عبدالمجیدؒ بڑے جیّد عالمِ تھے۔ اور علماء کرام کے معتمد عامِل بھی تھے۔

ان کے والد مولانا محمد امین صاحب بھی اپنے والد مرحوم کے صحیح جانشین بنے عزیزم مولانا محمد انس نے مرزا جہلمی کے جھوٹ کی قلعی کھولی ہے، یہ ان کی پہلی کاوش ہے اگر عوام نے پذیرائی بخشی تو ان کا ارادہ ہے کہ مرزا جہلمی کے دجل فریب اور جھوٹ سے پردے ہٹاتے رہیں گے، اور سادہ لوح عوام کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔

اللہ رب العزت عزیز موصوف کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ اور اس تصنیف کو عنداللہ مقبول اور عندالناسِ محبوب بنائے۔

عطاء اللہ بندیالوی

جامعہ ضیاء العلوم سرگودھا۔

عرض مؤلف

سستی شہرت کے متلاشی افراد جب سستی شہرت کی تلاش کو نکلتے ہیں۔ تو اسے حاصل کرنے کی لالچ اور اس کو پانے کی جستجو میں وہ بڑی سے بڑی ہستی کے دامن کو داغ دار کرنے سے باز نہیں رہتے جبکہ ان کو اس بات کا اندازہ تک نہیں ہوتا۔ کہ جس شہرت کو پانے کے لیے وہ جن قرآنی شخصیات کے دامن کو داغ دار کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کوشش تو چاند کے منہ پر تھوکنے کے مترادف ہے۔ دنیا میں اس طرح کے بہت سے لوگ اور ایسے فتنے آتے بھی رہیں ہیں آ بھی رہے ہیں۔ اور آتے بھی رہیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جہاں حق ہوتا ہے، تو مدمقابل باطل ضرور ہوتا ہے، اور اگر باطل نہ ہو تو بعض دفعہ حق کی پہچان بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ باطل اپنے ابطال کے ذریعے یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ باطل ہے۔ اور میرا مدمقابل حق ہے۔

جیسا کہ موجودہ دور میں ایک فتنے نے سر اٹھایا، جو کہنے کو تو خود بھی حق کی تلاش کو نکلا تھا۔ مگر جب تمام مسالک میں گھومنے کے بعد حق اسے کہیں بھی نہ ملا تو اس نے فیصلہ کیا۔ کہ دنیا میں کوئی بھی مسلک جن کا وہ مطالعہ کر چکا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی حق پر نہیں ہے۔ تو اس فتنے نے فیصلہ کیا کہ مجھے سادہ مسلمان بننا ہے۔ اور مسالک کے خول سے خود کو نکالنا ہے۔ مسالک کے اس خول سے نکلنے کے لیے سب سے پہلے اس نے نعرہ لگایا کہ

مرنے سے پہلے اے مسلمان کر لے اس بات پر غور
کتابوں کا خدا اور ہے بابوں کا خدا اور

مزید مؤقف یہ تھا۔

کہ نہ میں وہابی نہ میں بابی
میں ہو مسلم علمی کتابی

میرا سوال یہ ہے۔ کہ وہابی تو الوھّاب سے ہے۔ سادہ مسلمان بنتے بنتے یہ تو نہ بھولتے کہ جس خدا کے بھیجے ہوئے دین پر عمل پیرا ہو کہ مجھے مسلمان بننا ہے۔ میں کم از کم اس کی بندگی سے تو باہر نہ نکلوں۔ بہر حال یہ اس کے اور خدا کا معاملہ ہے۔ ہم مزید اس پر تبصرہ نہیں کریں گے۔

البتہ ان کا یہ جملہ کہ نہ میں بابی۔ کہ میں کسی بابے کو بھی نہیں مانتا۔ ان کے اس جملے کو لیکر میرے بہت سے سوالات ہیں۔

① آپ اگر بابوں کو نہیں مانتے تو ان بابوں کی تصنیف شدہ کتابوں کو کیوں پڑھتے ہیں۔

② اگر آپ بابوں کو نہیں مانتے تو اپنی ویڈیوز میں بار بار بابا زبیر، بابا غامدی، بابا البانی، بابا طارق جمیل ان کا تذکرہ کیوں کرتے ہیں۔

③ اگر آپ بابوں کو نہیں مانتے، تو اپنی پیش کردہ روایات کی اسناد پر تحقیق کے لیے بابا زبیر، اور بابا البانی کا سہارا کیوں لیتے ہیں۔

④ اگر آپ بابوں کو نہیں مانتے، تو مختلف بابوں کو ملنے کیوں جاتے ہیں۔ اور ان کے ہاتھوں کا بوسا کیوں لیتے ہیں۔ آپ تو بابی نہیں ہیں۔ تو بابوں سے ملنا کیسا اور ان کے بوسے لینے کیسے؟

اور کہنے کہ تو آپ مسلم علمی کتابی ہیں۔ تو کیا دنیا میں باقی لوگ مسلمان نہیں ہیں یا صرف آپ اور آپ کے اس نعرے کے پیروکار مسلمان ہیں۔ اس کا جواب یقیناً یہ ہوگا۔ کہ ہم تو کسی کی تکفیر نہیں کرتے۔ ہم تو سب کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

تو محترم اس کے لیے اتنا ہی جواب آپ کے بقول ہی کافی ہے۔ کہ آپ

بھی اسے مسلمان سمجھتے ہیں۔ جو آپ کو مسلمان سمجھتا ہے۔ اور جو آپ کو مسلمان نہ سمجھے آپ یہ حق رکھتے ہیں کہ اسے کافر کہیں۔ کیوں جی؟

باقی جہاں تک علم کی بات ہے۔ تو حضرت صاحب علم تو کیا، علم کی ع سے بھی واقف نہیں ہیں۔ علم اس چیز کا نام نہیں ہے۔ کہ آپ بابوں کی ہی تصنیف شدہ شروحات اور ترجمے سامنے رکھ کر انہیں بابوں کو طعن و تشیع کا نشانہ بنائیں۔

جو بندہ صرف ونحو، منطق، علم الکلام سے نابلد ہو، جس کو عربی عبارت حتی کہ دیکھ کر قرآن مجید نہ آتا ہو۔ اس کو کم از کم اپنے آپ کو علمی کہتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔

اپنے آپ کو علمی کہتے کہتے اس حد تک چلے گئے۔ کہ امام کعبہ اور علماء امت کے بارے میں یہاں تک کہہ دیا کہ ان کو قرآن پڑھنا نہیں آتا، کبھی اپنا قرآن پڑھنا بھی دیکھا ہے۔

علم اس چیز کا نام نہیں ہے، کہ آپ اپنے آپ کو علمی کتابی کہتے کہتے علم و عمل کے حقیقی معنوں میں پیکر، اخلاص، تقویٰ اور پرہیز گاری کے آئمہ اصحاب پیغمبر کو طعن و تشیع کا نشانہ بنائیں، اور یہ کہتے پھریں کہ ہم ان کو رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ان کی غلطیوں کو بھی واضح کرتے ہیں۔ محترم آپ کو یہ کس نے حق دیا ہے۔ کہ اصحاب رسول پر طعن و تشیع کریں۔ ہمارے لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی الف سے لیکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ی تک تمام اصحاب پیغمبر معیار حق ہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک پر بھی (بشمول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے) مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ۔ عطاء بن رباح رضی اللہ عنہ پر طعن و تشیع کرنا، درست نہیں سمجھتے۔ اور یہی اہلسنت والجماعت کا مسلک و منہج ہے۔ اور اگر آپ اپنے آپ کو اہلسنت کے منہج پر سمجھتے ہیں۔ تو اپنی زبان کو اصحاب پیغمبر، آئمہ امت، اکابرین ملت پر طعن و تشیع سے پاک کرنا ہوگا۔ نہیں تو اپنی پوزیشن کو واضح کریں۔ اور جن کے کندھوں کا سہارا لیکر

آپ اہلسنت کے نوجوانوں کو آئے روز ان ہستیوں کے بارے میں جو سبق پڑھا رہے ہیں۔ وہ سبق پڑھانا بند کریں۔ اور اہلسنت کے اس لبادے اتار کر واضح طور پر کھل کر سامنے آئیں۔ اور اہلسنت کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش نہ کریں۔

کیونکہ اگر آپ نے اپنے آپ کو اہلسنت کے ساتھ جوڑنا ہے۔ تو اہل سنت کے منہج اور مسلک کو بھی اپنانا ہوگا اور اہلسنت کا منہج اصحاب پیغمبر کے بارے میں وہی ہے۔ جو قرآن کا ہے۔ اور قرآن کا موقف اصحاب پیغمبر کے بارے میں یہ ہے۔

أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا

أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ، أُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ۔

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا

أُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

کتاب لکھنے کی ضرورت پیش کیوں آئی؟

میں کافی عرصہ سے اس بات کا منتظر تھا۔ کہ اصحاب پیغمبر اور آئمہ امت پر طعن و تشیع کرنے والا یہ شخص آج نہیں تو کل اپنی زبان کو زبان درازی سے روک دے گا۔ اور ساتھ ساتھ یہ امید بھی کر رہا تھا۔ کہ علماء امت میں سے کوئی نہ کوئی شخص اس فتنے کی سرکوبی کے لیے قلم ضرور اٹھائے گا۔

لیکن علماء کرام تو اپنے اپنے ذوق کے مطابق جواب دے ہی رہے تھے اور دے بھی رہے ہیں۔ کلپ کے مقابلے میں کلپ کی صورت میں لیکن اس امر کی ضرورت تھی۔ کہ ایک مفصل اور مدلل جواب اس فتنے کی سرکوبی کے لیے تحریر کیا جائے جس میں اس کے دجل اور کذب کی حقیقت امت کے سامنے رکھی جائے۔ اور امت کو یہ بتایا جائے۔ کہ جن کھوکھلے نعروں کا سہارا لیکر یہ فتنہ آپ کو گمراہ کر رہا ہے۔ اس کی حالت ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ حقیقت ہے۔ کہ یہ فتنہ سراسر جھوٹ اور دجل سے کام لے رہا ہے۔ جھوٹی روایات اور من گھڑت قصوں کا بانی اور موجد ہے یہ فتنہ۔

امت کو جھوڑنے کا نعرہ لگا کر، امت کو ان مسائل کے اندر اُلجھایا جا رہا ہے۔ کہ جن مسائل پر امت چودہ سو سال سے متفق ہے۔ مثلاً یہ امت آپس کے مسلکی اختلافات کے باوجود ناموس رسالت کے مسئلہ پر اس قدر متفق ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ لیکن اس قدر نازک مسئلے پر بھی اس فتنے نے امت کو تقسیم کرنے کی کوشش کی۔

اور امت کے نوجوانوں کو باور کروانے کی کوشش کی گئی کہ گستاخ رسول کو واجب القتل قرار دینے والے علماء جذباتی اور سر پھرے ہیں۔ اور ناموس رسالت کے لیے کٹنا، مرنا یہ ایک جوشیلے پن کے سوا کچھ بھی نہیں۔

میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس نازک مسئلے کو لیکر اس متفق علیہ مسئلہ کو لیکر امت کو تقسیم کرنے کی یہ سازش کیوں کی جارہی ہے۔ کیا اتحاد امت ایسے ہوتا ہے۔

امت کو جوڑے کا نعرہ لگا کر اس امت کے اوّل اوّل ایمان لانے والے۔ نبی کے جانثار ان قرآن کے اوّل مخاطبین چلتے پھرتے جنتی، قرآن مجید میں مختلف القابات کی صورت میں رب ذوالجلال سے انعام پانے والوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا۔ کیا اتحاد امت ایسے ہوتا ہے۔

اسی طرح تابعین، تبع تابعین، آئمہ کرام، اولیاء عظام اکابرین امت، علماء امت کا مذاق اڑایا گیا، طرح طرح کے جملے ان پر کسے گئے، کیا اتحاد امت ایسے ہوتا ہے۔

تو جب یہ سب نظر سے گذرا، تو خیال پیدا ہوا۔ کہ ایک جواب تحریری صورت میں، مدلل انداز میں دیا جائے، اور امت کو بتایا جائے۔ کہ حقیقت کیا ہے۔ جواب مرزا جہلمی کے افکار و نظریات کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ میں قارئین خصوصاً علی مرزا صاحب کے فالوز سے یہ درخواست کروں گا کہ دل سے خدا را ضدا اور عناد نکال کر اس کتاب کو اگر پڑھیں گے۔ تو ان شاء اللہ، اللہ جل جلالہ اس کتاب کو آپ کے لیے ضرور نافع بنا دیں گے۔

اللہ جل جلالہ ہمیں حق و سچ کہنے سننے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ اس کتاب کو حق کے متلاشی لوگوں کے لیے نافع بنائیں، اور ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رکھ کر ایمان کی حالت میں اپنی ملاقات نصیب فرمائیں۔ آمین

کتاب پڑھنے سے پہلے ایک غلط فہمی کا ازالہ کر لیجیے:۔

کتاب پڑھنے سے پہلے ایک غلط فہمی کا ازالہ کر لیجئے۔ یوٹیوب پر جب مختلف علماء کی طرف سے ۔علی مرزا صاحب کو مختلف کلپس کی صورت میں جوابات دیے جانے لگے۔ تو علی مرزا صاحب اور ان کے فالوورز شور مچانے لگے۔ کہ یہ کلپ سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کیے جاتے ہیں اس لیے ہم قارئین کے سامنے ان کے کتاب پڑھنے سے پہلے یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہم نے مرزا صاحب کے ہر جھوٹ کے آخر میں ان کے مکمل لیکچر نمبر کا حوالہ دیا ہے۔ اگر کسی کو کوئی ابہام ہو تو وہ مکمل سیاق وسباق کے ساتھ مکمل لیکچر سن کر اپنا شک دور کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں ان کے جن اکاذیب کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مکمل سیاق وسباق کے ساتھ سننے کے بعد ذکر کیے جا رہے ہیں۔

مرزا جہلمی کے افکار و نظریات

جھوٹ نمبر 1۔

علی مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کو قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ نے کوڑے لگوائے اور اتنے کوڑے لگوائے کہ ان کے کندھے (شولڈر) ٹوٹ گئے حتی کہ وہ اپنی تہبند بھی نہیں باندھ سکتے تھے (حوالہ مسئلہ نمبر 123) (اسی طرح دیکھیے فقہ حنفی پوری دنیا میں کیسے پھیلی)۔

جواب: امام مالک کو کوڑے لگے ہیں جناب مرزا صاحب خلیفہ منصور کے دور میں 147ھ میں اور ان کے چچازاد بھائی جعفر نے جو خلیفہ منصور کے دور میں گورنر تھا اس کے کہنے پر لگائے گئے تھے (تذکرہ محدثین جلد اول) جبکہ امام ابو یوسف قاضی بنے تھے خلیفہ ہارون الرشید کے دور میں یعنی 170 ہجری میں۔اب میرا سوال مرزا صاحب سے یہ ہے کہ کب امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کو کوڑے مارنے کا فتوی دیا یا کب ان کے کہنے پر کوڑے لگوائے گئے تھے۔

جھوٹ پر جھوٹ:۔

کہتے ہیں کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔علمی و تحقیقی مجلس نمبر 15 میں سامعین میں سے کسی نے سوال کیا کہ آپ نے کہا تھا کہ قاضی ابو یوسف نے امام مالک کو کوڑے لگوائے تھے اب ذرا اس مجلس میں مرزا صاحب کا کوڑوں سے متعلق جواب سنیے۔فرماتے ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ میرا وہ لیکچر بہت پرانا ہے وہ مسئلہ میں نے ایک رو کے اندر بیان کر دیا تھا مجھے انڈیا

سے بھی کسی بندے نے حوالہ بھیجا تھا کہ امام مالک کو جعفر نے خلیفہ منصور کے دور میں قاضی ابو یوسف کے قاضی بننے سے پہلے کوڑے لگوائے تھے میں نے کہا ٹھیک ہے جی لگوائے ہوں گے لیکن ہمارا مقدمہ اپنی جگہ پر اب بھی قائم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو کوڑے اس وجہ سے لگے تھے کیونکہ وہ جبری طلاق کے مخالف تھے۔ جو کہ فقہ حنفی کا مسئلہ ہے اور احناف آج تک اس کا دفاع کر رہے ہیں اپنی اس بات کا دفاع کرنے کے لیے مرزا صاحب نے قرآن کا سہارا بھی لیا کہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ قوم عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔ حالانکہ تفسیر میں لکھا ہے کہ قوم عاد نے ایک رسول کو جھٹلایا تھا تو رسول کی جگہ جمع کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا کیونکہ دعوت تو سب رسولوں کی ایک ہی تھی اگر میں نے کہہ دیا کہ قاضی ابو یوسف نے کوڑے لگوائے تو کوئی غلط نہیں کہہ دیا کیونکہ ان کا موقف بھی یہی تھا۔ اور اگر ان کو موقع ملتا تو وہ بھی لگواتے۔ (علمی و تحقیقی مجلس نمبر 15)۔ اپنی اسی مجلس میں اپنے جھوٹ اور فریب کا مزید دفاع کرتے ہوئے مرزا صاحب نے علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب تاریخ الخلفاء کا حوالہ دیتے ہوئے کہا امام ابو یوسف کے اور کرتوت ناں کھلوانا مجھ سے کہ وہ کس قسم کے فتوے خلیفہ ہارون الرشید کو دیا کرتے تھے اور ان فتووں کے عوض لمبی چوڑی قیمت وصول کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب آپ جس فتوے کی قیمت وصول کرنے کا الزام امام ابو یوسف پر لگا رہے ہیں وہ رقم امام صاحب نے اس مسئلہ کے عوض نہیں لی تھی بلکہ وہ رقم کسی اور مسئلے کا حل پیش کرنے پر امام ابو یوسف کو انعام کے طور پر دی تھی۔ حوالہ تاریخ الخلفاء۔ اب دیکھیے تصویر کا دوسرا رخ۔ جس مصنف کی کتاب کا حوالہ دے کر مرزا صاحب خلیفہ ہارون الرشید اور امام ابو

یوسف کا دامن داغدار کر رہے ہیں اس مصنف کے بارے میں مرزا صاحب خود کلپ نمبر 8 واقعہ معراج میں کیا فرماتے ہیں ذرا ملاحظہ فرمایئے فرماتے ہیں کہ مجھے امام جلال الدین سیوطی پر بہت غصہ آتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب شرح الصدور فی احوال القبور میں لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وفات کے چار سو سال بعد اپنے صحابہ کے ساتھ اپنی قبر مبارک سے نکل کر فلاں فلاں بندے کے جنازے میں شریک ہوئے۔ پھر افسوس اس بات کا ہے کہ علامہ جلال الدین کو دیوبندی بریلوی اھلحدیث سب رحمہ اللہ کہتے ہیں اور ان کو اپنا امام بھی مانتے ہیں حوالہ واقعہ معراج کلپ نمبر 8۔ اور مرزا صاحب کو عبارت بھی پڑھنی نہیں آئی انہوں نے شرح الصدور فی احوالِ القبور کی جگہ شرح الصدور فی احوالُ القبور پڑھا۔اب جب مرزا صاحب کے فالورز کو ان کی یہ غلطیاں بتائی جائیں۔تو جواب آتا ہے۔کہ یہ تو کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔یعنی ایک بندہ امت کو قرآن وحدیث پر لیکچر دے رہا ہے۔اور اس کے اپنے حالات یہ ھیں۔کہ وہ عربی کے ابتدائی قواعد سے ہی نا آشنا ہے۔اب ایسا بندہ امت کو کیا دین سکھائے گا۔اور کیا سکھا رہا ہے۔یہ سب کے سامنے ہے۔

جھوٹ نمبر 2:۔

مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ امام محمد رحمہ اللہ کے واسطے سے امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں وجہ اس کی یہ تھی کہ جب امام محمد رحمہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ سے ہو کر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس آتے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے کہ مجھے وہ احادیث لکھوانا جو تم امام مالک رحمہ اللہ سے سیکھ کر آئے ہو دوسری بات یہ کہ امام محمد نے جو موطا امام مالک رحمہ اللہ سے روایت کی ہے وہی مؤطا امام محمد رحمہ اللہ ہے۔(علمی و تحقیقی مجلس نمبر 8)

جواب: امام محمد رحمہ اللہ کی پیدائش 132 ہجری کی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی وفات 150 ہجری کی ہے جب امام محمد رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد بنے تو اس وقت ان کی عمر تقریبا گیارہ سال تھی امام محمد چار سال تک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد رہے 150 ہجری میں امام صاحب کی وفات کے بعد امام ابومحمد رحمہ اللہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے شاگرد رہے 158 ہجری میں جب خلیفہ منصور کی وفات ہوئی اور خلیفہ مہدی نے سلطنت سنبھالی تو امام محمد رحمہ اللہ مدینہ تشریف لے گئے۔اس وقت پہلی دفعہ امام مالک سے ملاقات ہوئی مطلب یہ ہوا کہ جب امام محمد رحمہ اللہ کی امام مالک رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی اس وقت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی وفات کو آٹھ سال گزر چکے تھے اب شاگردی اور احادیث لکھوانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا (کتاب الآثار صفحہ نمبر 19) رہی بات موطا امام محمد رحمہ اللہ کی تو اگر ہم موطا امام محمد رحمہ اللہ کا مطالعہ کریں اور احادیث کو پڑھتے جائیں تو آپ کو بخوبی معلوم ہوگا کہ امام محمد نے اپنا موقف و مسلک امام ابوحنیفہ کے اقوال پر ہی قائم کیا ہے۔مرزا صاحب روایت کرنا اور چیز ہے اور اختیار کرنا اور چیز ہے۔

جھوٹ نمبر 3:۔

مرزا صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کی فقہ کی بنیادی کتاب المدونۃ الکبری ھے (جیسے احناف کی شرح معانی الآثار جس کو طحاوی شریف بھی کہا جاتا ہے) اس پر فقہ مالکی کی بنیاد ہے۔اس کتاب میں ڈائریکٹ امام مالک سے سوال پوچھے گئے ہیں اور انہوں نے جواب دیے ہیں مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ بعض لوگ اس کتاب کو متنازعہ کہتے ہیں مرزا

صاحب جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب آپ کے کہنے سے وہ متنازعہ نہیں ہو جائے گی۔ (علمی و تحقیقی مجلس نمبر 52 سوال و جواب)

جواب: دوسری جگہ مرزا صاحب ایک مثال دیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ کسی بلی کی دم کٹ گی نہ تو اس کی خواہش ہوئی کہ ساری بلیوں کی دم کٹ جائے تا کہ میں نمایاں نظر نہ آؤں یہ مثال رفع الیدین نہ کرنے والوں پر فٹ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو رفع یدین نہیں کرتے تھے ان کی دم کٹی ہوئی تھی کہ رفع یدین نہ کرنے والوں کا موقف یہ ہے کہ دو امام رفع یدین کرتے تھے دو نہیں کرتے تھے اچھا کونسے دو کرتے تھے امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کرتے تھے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ نہیں کرتے تھے تا کہ ہم اکیلے ممتاز نہ ہو جائیں مرزا صاحب سوال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ ان کی کتاب روئے ارض پر موجود ہے۔ مؤطا امام مالک رحمہ اللہ اس میں نماز کا بیان کھولیں اس میں نماز کے طریقے پر امام مالک ایک ہی حدیث لے کر آئے ہیں جو بخاری و مسلم میں بھی ہے وہ رفع یدین کے ساتھ ہیں آگے فرماتے ہیں المدونۃ الکبری ایک کتاب ہے جو امام مالک رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اس کی سند ثابت نہیں ہے (مسلہ نمبر 192 اے) بقول مرزا صاحب اب قارئین کرام آپ مرزا صاحب کے دجل اور کذب کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگا سکتے ہیں ایک طرف مرزا صاحب امام مالک کی کتاب المدونۃ الکبری کو فقہ مالکی کی بنیادی کتاب کہہ رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کتاب کو غیر مستند فرما رہے ہیں۔ الامان الحفیظ

جھوٹ نمبر 4:۔

مرزا صاحب ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے خوارج کے ساتھ قتال بھی کیا اور بعد میں انکے جنازے بھی پڑھائے (مسلہ نمبر 192 بی۔اسی طرح دیکھیے مسلہ نمبر 101 خلافت وملوکیت)۔

جواب: جواب کے لیے جب ان سے حوالہ طلب کیا گیا تو فرمانے لگے کہ اس کے حوالے کی ضرورت ہی نہیں ہے فرماتے ہیں جو کافر بھی نہیں منافق بھی نہیں مشرک بھی نہیں اب وہ کیا ہے یہ میرا سامعین سے سوال ہے سامعین جواب دیتے ہیں وہ مسلمان ہیں اب مرزا صاحب جواب دیتے ہیں کہ مسلمان کا جنازہ پڑھانا چاہیے یا نہیں ان میں سے کسی نے کہا کہ آپ نے تاریخی کتابوں کا حوالہ دیا تھا وہ کتابیں بتائیں فرمانے لگے کہ جواب دے دیا ہے اور اپنی عادت مبارکہ کے مطابق فرمایا (پانی وچ مدانی نہ ماریا کرو) پانی میں مدانی نہ ڈالا کرو (علمی وتحقیقی مجلس نمبر 8 سوال وجواب)

جھوٹ نمبر 5:۔

ایک جگہ مرزا صاحب سے مرد کے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے متعلق سوال کیا جاتا ہے کہ گنجائش کتنی ہیں۔تو فرماتے ہیں کہ گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ سنت ہے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا (علمی وتحقیقی مجلس نمبر 47)

دوسری جگہ خود فرماتے ہیں کہ ترمذی شریف میں ایک حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ھے (علمی وتحقیقی مجلس نمبر 47)۔

جواب: قارئین کرام اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کیوجہ کیا تھی جس کو مرزا صاحب نے بیان ہی نہیں کیا اور اس کو سنت قرار دے دیا آیئے اس وجہ کو جانتے ہیں حضرت حذیفہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبیلے کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر تشریف لائے۔ تو وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی منگوایا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پانی لے کر آیا تو آپ نے وضو فرمایا صحیح بخاری کی کتاب الوضو حدیث نمبر (224، 225، 226)۔ ترمذی کتاب الطھارۃ حدیث نمبر (13) سنن نسائی کتاب الطہارۃ حدیث نمبر (26، 27، 28)

وضاحت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا تو یہ کام جواز کے لیے کیا یا وہ کوئی جگہ ایسی تھی جہاں بیٹھنا مناسب نہیں تھا۔ بعض محدثین کی رائے یہ ہے کہ آپ کو گھٹنے میں تکلیف تھی جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا۔ باقی رہی کہ مستقل کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ جس کو مرزا صاحب نے مستقل سنت قرار دیا۔ اس کے بارے میں حضرت عائشہ کا قول ہے:۔

من حدث کان النبی کان یبول قائما فلاتصد قوہ ما کان یبول الاقاعدا۔

''کہ جو شخص تمہیں یہ بتایئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہمیشہ) کھڑے ہو کے پیشاب کرتے تھے تو اسے سچا نہ سمجھو (عام طور پر) آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کیا کرتے تھے''۔ (ترمذی نسائی)

جھوٹ نمبر 6:۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے جس

نے میری اس سنت سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں۔ حوالے کے طور پر بخاری و مسلم پیش کرتے ہیں۔ (لیکچر نمبر 241 سورت النور آیت نمبر 32 تا 40)۔

جواب: بخاری و مسلم میں کہیں بھی یہ پوری حدیث نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو۔ **النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی** ۔ مرزا صاحب کو تا صبح قیامت چیلنج ہے کہ یہ پوری حدیث بخاری و مسلم سے دکھا دیں۔ البتہ یہ جملہ **النکاح من سنتی** ابن ماجہ کا ہے۔ اور **فمن رغب عن سنتی فلیس منی** صحیح بخاری کا ہے۔ اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن حجر فتح الباری جو کہ بخاری شریف کی شرح ہے اس میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث **النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی** ان الفاظ کے ساتھ مشہور ہے یہاں تک کہ امام رافعی نے بھی حدیث مذکور کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے لیکن یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ حدیث کی کسی معتبر کتاب سے باوجود تلاش کے نہیں ملی البتہ ابن ماجہ میں صرف ان الفاظ کے ساتھ ملتی ہے۔ **عن عائشہ النکاح من سنتی**۔ مزید فرماتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں نے سنن ابن ماجہ سے جملہ **النکاح من سنتی**۔ اور صحیح بخاری **فمن رغب عن سنتی فلیس منی** کو لے کر ان کو آپس میں جوڑ لیا ھے۔ اس کے سوا اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر 7:۔

مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ میرا چیلنج ہے کہ کسی بھی حدیث میں حافظ قرآن کے لیے حافظ کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ (مسئلہ نمبر 112)

جواب: صحیح بخاری کی حدیث نمبر(4937) ہے جس میں الفاظ ہیں۔ **مثل الذی یقرا القران وھو حافظ لہ الخ**۔ اب اس حدیث میں واضح دیکھا جا سکتا ہے کہ حافظ قرآن کے لیے حافظ کا لفظ استعمال ہوا ہے یہ الفاظ ہوسکتا ہے مرزا صاحب کی بند آنکھوں کو کھول دیں۔ جب اس جھوٹ پر علماء کی طرف سے پھکیاں ملنا شروع ہوئیں تو جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب فرمانے لگے کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں تو ان کو کہیں کہ مجھے حافظ قرآن کی کوئی ایک فضیلت بتائیں جو (چھڑے) خالی حافظ کی فضیلت ہو جس کو قرآن کا حلال ہونا اور حرام ہونا پتا نہ ہو جتنے فضائل ہیں وہ تو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جاننے والے کے لیے ہیں۔ (مسئلہ نمبر 70 علمی و تحقیقی مجلس) مرزا صاحب ایسے نہیں چلے گا آپ نے تو وہاں پر الفاظ استعمال کہ حافظ کا لفظ دکھا دیں۔اور جب لفظ دکھایا گیا۔تو آپ نے فوراً رُخ تبدیل کر لیا اور کہا کہ یہ فضیلت حلال کو حلال اور حرام کو حلال جاننے والے کے بارے میں ہے۔مرزا صاحب ایسا نہیں چلے گا مزید پکھیوں کے لیے بھی آپ کو تیار رہنا ہوگا آپ نے امت کو بہت گمراہ کر لیا لیکن ان شاء اللہ جب تک علمائے حق موجود ہیں آپ اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

جھوٹ نمبر 8:۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ علامہ وحید الزمان دیوبند کے شیخ الحدیث تھے۔

جواب: علامہ وحید الزمان کا نام دیوبند کے شیوخ الحدیث میں آتا ہی نہیں ناوہ دیوبند کے شیخ الحدیث رہے ہیں۔ قارئین کرام اب ہم آپ کے سامنے 50 علماء دیوبند کے شیوخ اور علماء کے نام پیش کر رہے ہیں۔ اس سے آپ بخوبی

اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مولانا وحید الزمان کا نام علمائے دیوبند کے شیوخ میں سے تھے یا نہیں۔

1۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
2۔ حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ
3۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
4۔ حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانیؒ
5۔ حضرت مولانا محمد حسن امروہیؒ
6۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ
7۔ حضرت مولانا صدیق احمد ایسھویؒ
8۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ
9۔ حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمیؒ
10۔ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ
11۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانیؒ
12۔ امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ
13۔ حضرت مولانا حافظ محمد یاسین دیوبندیؒ
14۔ حضرت مولانا عبدالوہاب غازی پوریؒ
15۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ۔
16۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ
17۔ حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندیؒ
18۔ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ
19۔ حضرت مولانا میاں منصور انصاریؒ
20۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ
21۔ حضرت مولانا مرتضی حسن چاندپوریؒ
22۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ
23۔ حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ
24۔ حضرت مولانا اعزاز علی امروہیؒ
25۔ حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ
26۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ
27۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ
28۔ حضرت مولانا مفتی حسن امرتسریؒ
29۔ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
30۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
31۔ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ
32۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ
33۔ حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی مدنیؒ
34۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ
35۔ حضرت مولانا وصی اللہ الہ بادیؒ
36۔ حضرت مولانا محمد قاضی شمس الدینؒ
37۔ حضرت مولانا شبیر علی تھانویؒ
38۔ حضرت مولانا عبدالغفور مہاجر مدنیؒ

39۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ 40۔ حضرت مولانا رسول خان ہزارویؒ
41۔ حضرت مولانا فخر الدین احمد آبادیؒ 42۔ حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ
43۔ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ 44۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ
45۔ حضرت مولانا اختر علی بنگالیؒ 46۔ حضرت مولانا سید یوسف بنوریؒ
47۔ حضرت مولنا اسعد اللہ رام پوریؒ 48۔ حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ
49۔ حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ 50۔ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ

حوالہ۔ دارالعلوم کی مثالی شخصیات از حضرت قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

اگر مولانا وحید الزمان کا نام دارالعلوم دیوبند کے شیوخ میں ہوتا۔تو حضرت قاری صاحب ان کا نام اس میں ضرور ذکر کرتے۔

اب ہم آپ کے سامنے مولانا وحید الزمان کے مختصر حالات زندگی پیش کریں گے۔ محمد وحید الزماں ،نسبًا فاروقی تھے آپ کے بزرگوں کا اصلی وطن اگرچہ ملتان تھا مگر آپ کانپور میں پیدا ہوئے سال ولادت 1850 ہے۔آپ ایک دینی خاندان میں پیدا ہوئے آپ کے والد خود ایک بڑے بزرگ تھے، پانچ برس تک والد ماجد ہی کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی، کسی وجوہات کی بناء پر شیخ مسیح الزماں نے اہل وعیال کو کانپور سے موضع پنڈریا میں منتقل کردیا اور پھر سال بھر کے بعد جب حالات سازگار ہوئے تو مولانا پر خاص توجہ دی۔

تعلیم وتربیت:۔

مولانا وحید الزماں کے والد نے ابتداء میں اپنے بڑے فرزند اور ان کے بھائی حافظ بدیع الزماں صاحب کے سپرد کیا، جن سے انہوں نے قرآن پاک ناظرہ پڑھا اور خود قرآن مجید کا اردو ترجمہ کرایا اور ساتھ ساتھ اردو فارسی کی کتابیں پڑھانا شروع کیں۔مدرسہ فیض عام کانپور میں ائمہ فن سے فن کی

متوسطات کی تعلیم پائی اور پھر علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل کیلئے نامور علماء کے حلقہ درس میں شرکت کی۔ غرضیکہ تمام علوم مروجہ کی تکمیل صرف سات سال یعنی پندرہ سولہ برس ہی کی عمر میں کرلی تھی۔

سفر دکن۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ۱۸۶۶ء میں آپ حیدرآباد دکن پہنچ گئے۔ یہاں بھی ارباب کمال سے اکتسابِ علم میں مشغول رہے۔ آپ کے والد حیدرآباد دکن میں مطبع سرکاری کے مہتمم اور نگران تھے، بعض امراء سے بھی اچھے مراسم تھے۔ جب آپ کو حیدرآباد بلایا تو کچھ عرصے کے بعد مختار الملک بہادر (جو عدالت سرکارِ عالی کے معتبر تھے) کے پاس 1867 میں بمشاہرہ پچیس 25 روپیہ ماہوار ملازم کرادیا اور مولانا اپنے فرائض منصبی بخوبی انجام دینے لگے۔

سفر حج:۔

مولانا کے گھر کا ماحول اسلامی تھا، قال اللہ اور قال الرسول کا چرچا رہتا تھا۔ اس وجہ سے بچپن ہی میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے بڑی عقیدت ومحبت تھی، پھر علوم دینیہ کی تحصیل، علماء کی صحبت نے اس مئے کو اور بھی دوآتشہ کردیا تھا، چنانچہ عنفوانِ شباب ہی میں ملازمت کے ٹھیک تین سال کے بعد والد ماجد کے ہمراہ ۱۸۷۰ء میں فریضہ حج ادا کیا۔ روضہ اقدس کی زیارت کیلئے مدینہ منورہ گئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد حیدرآباد واپس آگئے۔ شروع میں آپ حنفی تھے۔ لیکن بعد میں آپ غیر مقلد ہو گئے۔ حیات وحید الزمان۔ قارئین کرام آپ نے مولانا وحید الزمان کی زندگی کا مطالعہ ان کی کتاب سے کیا، اگر موصوف دیوبند کے شیخ الحدیث رہے ہوتے۔ تو راقم ضرور اس چیز کا تذکرہ بھی کرتا۔

جھوٹ نمبر 9:۔

مرزا صاحب ایک جگہ جلال میں آتے ہوئے فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے موقع

پر جب مسلمانوں کو فتح نہیں ہو رہی تھی تو ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں آن ائیر کہہ رہا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے پہلے کسی سنی عالم نے اپنی کتاب میں لکھی ہو یا کسی سنی عالم نے بیان کی ہو۔ (علمی و تحقیقی مجلس نمبر 32) (اسی طرح دیکھے علمی و تحقیقی مجلس نمبر 82 سوال و جواب)۔

جواب: چند سنی علماء کی کتابوں کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

نمبر 1:۔ حیات صحابہ از مولانا یوسف کاندھلوی جلد اول صفحہ نمبر 642 باب سیدنا علی المرتضی کی بہادری۔

نمبر 2:۔ سیرت سیدنا علی المرتضی از مولانا محمد نافع صفحہ نمبر 79۔2009 میں اس کی پہلی اشاعت ہوئی۔

نمبر 3:۔ جواھر التاریخ الاسلامی حکیم حافظ عبد الخالق مکتبہ البشیر طبع دوم 2007 صفحہ نمبر 301 پر یہ مکمل واقعہ درج ہے اور راقم بنفس نفیس اس واقعہ کو کئی مرتبہ اپنے جمعہ میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے یہ تینوں حوالہ جات صرف مرزا صاحب کو آئینہ دکھانے کے لئے ہیں۔ ورنہ اس طرح کے بے شمار حوالہ جات دیگر کتب میں اور بھی موجود ہیں۔ مرزا صاحب یہ کتابیں آپ کے فتنے (جو کی اب عالمی بن چکا ھے بقول آپ کے) اس سے پہلے کی ہیں۔ اب آپ اپنے اس جھوٹ پر کیا کہنا پسند فرمائیں گے۔

جھوٹ نمبر 10۔

مسلم شریف کی حدیث نمبر 6488 کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی لڑائی

ہوگئی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلال میں آ گئے آپ نے فرمایا اوئے خالد رضی اللہ عنہ میرے صحابہ کو برا مت کہو ساتھ مرزا صاحب فرماتے ہیں کیا خالد صحابی نہیں تھا جب وہ صحابی تھا لیکن وہ اس وقت مسلمان ہوئے جب اسلام قبول کرنے کا مطلب تھا عیاشی اور نا قبول کرنے کا مطلب تھا (پینٹی) مار تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بقول مرزا صاحب کہ اے خالد رضی اللہ عنہ تم اب تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرلو تو ان کے آدھے مد 600 گرام کو بھی نہیں پہنچ سکتے (علمی وتحقیقی مجلس نمبر 63 سوال وجواب) (اسی طرح علمی وتحقیقی مجلس نمبر 82 سوال وجواب)۔

جواب: مرزا صاحب کے اس بیان میں ان کے کافی جھوٹ موجود ہیں۔

نمبر ①:۔ مرزا صاحب نے صحیح مسلم کے جن الفاظ کا ترجمہ گالیوں سے کیا ہے وہ الفاظ یہ ہیں **فسبہ** خالد اب اگر لفظ **فسبہ** کا معنی گالی ہے تو صحیح مسلم میں 5947 نمبر حدیث ھے۔ کہ تبوک کے سفر میں آپ نے صحابہ کو ایک کام سے منع کیا مگر منع کرنے کے باوجود دو آدمیوں نے وہ کام کیا تو **(فسبھمالنبی)** وھی الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو کیا معاذ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ..... دی ہم ان الفاظ کا استعمال ہی نہیں کرنا چاہتے۔

نمبر ②:۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلال میں آ گئے حالانکہ حدیث میں جلال میں آنے کے الفاظ موجود ہی نہیں ہیں۔

نمبر ③:۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنے کو عیاشی کے دور سے جوڑ رہے ہیں مرزا صاحب کو اپنے الفاظ کا چناؤ کرتے ہوئے شرم بھی محسوس نہیں ہوئی اس دور کو مرزا صاحب عیاشی کے دور میں شامل کر رہے ہیں جس دور میں اصحاب رسول کی قربانیوں کی داستان بھری پڑی ہے حضرت خالد بن ولید

نے فتح مکہ سے پہلے سات یا آٹھ ہجری میں اسلام قبول کیا اور آپ نے جنگ موتہ کے موقع پر اسلام کے لئے اپنی عظیم خدمات پیش کیں۔اس غزوہ میں آپ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں اور آپ کو سیف اللہ کا لقب دیا گیا سیدنا خالد بن ولید خود فرماتے ہیں کہ میرے جسم کا کوئی ایسا حصہ نہیں ہے جس پر زخم کا نشان نہ آیا ہو۔مرزا صاحب اسکو عیاشی کا نام دیتے ہیں۔

نمبر ④۔مرزا صاحب حدیث کی تشریح کرتے ہوئے جھوٹ بولتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے خالد تم جبکہ حدیث کے متن میں یہ الفاظ موجود ہی نہیں جس میں خصوصا حضرت خالد کا تذکرہ کیا گیا ہو۔

جھوٹ نمبر 11:۔

مدارس پر جھوٹ باندھتے ہوئے فرماتے ہیں۔کہ مدارس میں عربی فارسی فقہ وغیرہ پڑھائی جاتی ہے۔ مدارس میں قرآن و حدیث نہیں پڑھائے جاتے۔ (فقہ حنفی کی انجیئر نگ از علی مرزا)۔

جواب: اس صدی کا بہت بڑا کذاب اور دجال ھے اس کی خدمت میں عرض ہے کہ محترم آپ کی معلومات کے لیے مدارس میں پہلے درجہ سے آخر تک قرآن وحدیث پڑھائے جاتے ہیں احباب ذرا اس کا مطالعہ بھی فرمالیں درجہ ثانیہ عامہ میں 30 واں پارہ مکمل ترجمہ اور تفسیر۔ درجہ ثالثہ۔آخری دس پارے ترجمہ وتفسیر درجہ رابعہ درمیان والے دس پارے ترجمہ وتفسیر۔ درجہ خامسہ۔ پہلے دس پارے ترجمہ وتفسیر درجہ سادسہ۔تفسیر جلالین مکمل۔ درجہ سابعہ تفسیر بیضاوی۔ اب اگر حدیث کی بات کی جائے تو درجہ ثانیہ ''زادالطالبین'' درجہ ثالثہ ریاض الصالحین اول درجہ رابعہ ریاض الصالحین دوم درجہ سابعہ مشکوۃ شریف اول و دوم۔ اور دورہ حدیث میں مکمل

صحاح ستہ۔۔۔۔الا لعنة اللّٰہ علی الکذبین

جھوٹ نمبر12:۔

اہلسنت علماء پر جھوٹ باندھتے ہوئے مرزا صاحب فرماتے ہیں یہ لوگ حضرت علی سے بغض رکھتے ہیں دلیل اس کی یہ ہے کہ میرا ان کو چیلنج ہے کہ اہل سنت کی کسی بھی مسجد میں جا کر یہ حدیث لکھ دو۔(علی سے محبت نہیں رکھتا مگر مومن اور علی سے بغض نہیں رکھتا مگر منافق)تو شام سے پہلے پہلے وہاں گڑ بڑ شروع نہ ہوگئی تو میں اپنی ویڈیوز ڈیلیٹ کر دونگا۔(میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ازعلی مرزا)۔

جواب: محترم اکثر بلکہ تمام اہلسنت کی مساجد کے محراب یا مساجد کی دیواروں پر آپ کو کبھی ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ لکھا ہوا بھی نظر نہیں آیا..... دوسری بات یہ ہے کوئی ایک مسجد ایسی دکھادیں اہل سنت کی جہاں فضائل سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ بیان نہ ہوتے ہوں.....

تبصرہ:۔

جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔حضرت علی سے محبت رکھنا ہر کلمہ گو مسلمان کا عقیدہ ہے۔اس کے بغیر وہ اپنا ایمان نامکمل سمجھتا ہے۔اور محترم آپ آج اٹھ کر مسلمانوں کو یہ سبق نہ پڑھائیں کہ حضرت علی سے کس طرح محبت کرنی ہے، ہر مسلمان آپ سے پھلے بھی شیر خدا سے محبت کرتا تھا۔اور کرے گا بھی۔

جھوٹ نمبر13:۔

مدارس میں پڑھائی جانے والی کتاب القدوری شریف کے بارے میں لب

کشائی کرتے ہوئے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کتاب پہلے سال پڑھائی جاتی ہے اور مرزا صاحب مزید اس پر زہر اگلتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ قدوری شریف نہیں قدوری بدمعاش ہے ۔اور یہ قدوری نہیں بلکہ کتوری (یعنی کتیا ھے) العیاذ باللہ (فقہ حنفی کی انجینیر نگ از علی مرزا)

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ قدوری شریف درس نظامی کے پہلے سال نہیں بلکہ تیسرے سال میں پڑھائی جاتی ہے اب ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ جس کتاب کو یہ بدمعاش اور کتوری کہہ رہے ہیں اس کتاب کے چند عنوانات درج ذیل ہیں۔

کتاب الطہارۃ:۔

جس کی ابتدا قرآن مجید کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 6 سے ہو رہی ہے۔

کتاب الصلوٰۃ۔

کتاب الصوم۔

کتاب الزکوٰۃ۔

کتاب الحج۔

مجھے انصاف سے بتلایے گا کہ جس کتاب میں اسلام کے بنیادی ارکان اور ان کے احکام کا بیان ہو اس کتاب کو بدمعاش کہنا سراسر ظلم اور جہالت کی انتہا نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ مزید ظلم یہ ہے کہ اس کو کتوری کہا۔جس کتاب میں اسلام کے بنیادی پانچ ارکان کا بیان ہو۔وہ ان کے نزدیک کتوری ھے۔

جھوٹ نمبر 14:۔

مرزا صاحب نے قدوری شریف کو قدوری بدمعاش اور کتوری کیوں کہا وہ اس لئے کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ قدوری شریف میں کتے یا گدھے

کے ساتھ افعال قبیحہ کا حکم بیان ہوا اور اگر کتے یا گدھے کے الفاظ نہ نکلیں تو کوئی آ کر مجھے بتا دے (فقہ حنفی کی انجیر نگ از علی مرزا)

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ قدوری شریف میں کسی بھی جگہ کتے یا گدھے کا لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ مطلقاً بھی مۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس طرح کے الفاظ اور انکے احکامات احادیث کی کتابوں میں بھی مذکور ہے اور اگر قدوری اس وجہ سے بدمعاش اور کتوری ہے تو مرزا صاحب العیاذ باللہ احادیث کی کتابوں کے بارے میں کیا لب کشائی فرمائیں گے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

جھوٹ نمبر 15:۔

ایک اور جھوٹ باندھتے ہوئے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ امام جعفر رحمہ اللہ کی ملاقات امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ہوئی ہوئی تو امام جعفر رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے فرمایا کہ میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں۔ کہ شریعت میں نقل (قرآن واحادیث) پہلے ہے عقل بعد میں (نماز افضل یا روزہ دین عقل پر یا نقل پر از علی مرزا)۔

جواب: اس جھوٹ کا جواب یہ ہے کہ یہ مکالمہ امام جعفر رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا نہیں بلکہ امام باقر رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے اور وہ مکالمہ بھی اس طرح ہے کہ امام باقر رحمہ اللہ کی ملاقات امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ہوئی اور امام باقر رحمہ اللہ نے ان سے سوال کیا کہ سنا ہے آپ نقل (قرآن وآحادیث) کی بجائے عقل پر چلتے ہیں ہیں تو امام صاحب نے جواب دیا کہ ایسی بات ہرگز نہیں ہے تفصیل میں آپ کو سمجھاتا ہوں تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے امام باقر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ نماز کی اہمیت زیادہ ہے یا

روزے کی۔تو امام باقر رحمہ اللہ نے جواب دیا نماز کی۔تو امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث کے مطابق عورتوں کی حالت حیض میں جو نمازیں رہ جاتی ہیں ان کی قضا نہیں ہے جبکہ روزوں کی قضا ہے اب عقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ نماز کی اہمیت زیادہ ہے لہٰذا نمازوں کی قضا ہونی چاہیے لیکن ہم نقل کو عقل پر ترجیح دیتے ہوئے یہی فتوی جاری کرتے ہیں کے حالت حیض میں چھوٹ جانے والی نمازوں کی قضا نہیں ہے جبکہ روزوں کی قضا ہے۔یہ بات سن کا امام جعفر رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بوسہ بھی لیا(اسلامک سٹوریز از یوٹیوب حفظہ اللہ) ہم نے یوٹیوب کو حفظہ اللہ کیوں کہا۔مرزا صاحب اور ان کے فالورز خوب جانتے ہیں۔

نوٹ.....امام جعفر رحمہ اللہ کی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ ملاقاتیں ہیں لیکن یہ مکالمہ امام باقر رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

جھوٹ نمبر 16:۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک بندہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور سوال کیا کہ مخصوص ایام میں عورتوں کی جو نمازیں رہ جاتی ہیں۔تو کیا ان کی قضاء ھے۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تو مجھے حرورییہ سے لگتا ہے حروریہ خوارج کو کہا جاتا ہے یہ ایک گاؤں تھا جہاں سے خوارج کا فتنہ اٹھا تھا اور خوارجی اپنی عورتوں کو مخصوص ایام میں بھی نمازیں پڑھواتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نبی کی بیویاں ہیں ہم نمازوں کی قضا نہیں کرتی تھیں۔البتہ ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا گیا ہے(کیا عورتیں حیض کی حالت میں نماز پڑھ سکتی ہیں از علی مرزا)۔

جواب: اب یہ مسلم شریف کی حدیث 763 ہے جس میں ایک عورت نے جس کا

نام معاذہ ہے معاذہ کہتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ حائضہ عورت کا یہ حال کیوں ہے کہ وہ روزوں کی قضا کرتی ہے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم حروریہ سے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حروریہ سے نہیں ہوں بلکہ صرف پوچھنا چاہتی ہوں انہوں نے فرمایا کہ ہمیں بھی حیض آتا تھا۔ تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا۔ نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ مرزا صاحب حضرت معاذہ بندہ نہیں بلکہ بندی ہیں۔ کیوں اپنے بکواسات کو ثابت کرنے کے لیے آپ اب لوگوں کی جنس تبدیل کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

جھوٹ نمبر 17:۔

علی مرزا صاحب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پٹھان تھے اور افغانی تھے وہ فارس کے رہنے والے نہیں تھے یہ جھوٹ ہے کہ وہ فارس کے رہنے والے تھے (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ذکر قرآن میں)۔

جواب: مرزا صاحب نے یہ جھوٹ اس لئے بولا کہ سورۃ جمعہ کی آیت **وآخرین منھم لما یلحقوا بھم** اور اس کی تفسیر میں آنے والی احادیث کے فضائل میں کہیں امام ابوحنیفہ کا نام شامل نہ ہو جائے۔ حالانکہ تاریخ بغداد جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 327 پر امام ابوحنیفہ کے بیٹے حماد کا صاف بیان ھے۔ کہ ہم ابنائے فارس میں سے ھیں۔ اور یہ لوگ ان کے فارسی ھونے کا انکار کر رہے ہیں وجہ کیا ہے وہ اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ اب ذرا ھم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مکمل تعارف پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ''نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ'' 80ھ ۔۔150

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے مختصر حالات زندگی

آپ کا اسم گرامی نعمان اور کنیت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ ہے۔ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں عراق کے کوفہ شہر میں ہوئی۔ آپ فارسی النسل تھے۔ آپ کے والد کا نام ثابت رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ کے والد حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ اور آپ کی اولاد کے لئے برکت کی دعا فرمائی جو ایسی قبول ہوئی کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسا عظیم محدث وفقیہ اور خدا ترس انسان پیدا ہوا۔

آپ نے زندگی کے ابتدائی ایام میں ضروری علم کی تحصیل کے بعد تجارت شروع کی لیکن آپ کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے علم حدیث کی معروف شخصیت شیخ عامر شعبی رحمۃ اللہ کوفی جنہیں پانچ سو سے زیادہ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی زیارت کا شرف حاصل ہے، نے آپ کو تجارت چھوڑ کر مزید علمی کمال حاصل کرنے کا مشورہ دیا چنانچہ آپ نے اما شعبی رحمۃ اللہ علیہ کوفی کے مشورہ پر علم کلام، علم حدیث اور علم فقہ کی طرف توجہ فرمائی اور ایسا کمال پیدا کیا کہ علمی و عملی دنیا میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہلائے۔ آپ نے کوفہ، بصرہ اور بغداد کے بے شمار شیوخ سے علمی استفادہ کرنے کے ساتھ حصول علم کے لئے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور ملک شام کے متعدد اسفار کئے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ملک کے قاضی ہونے کا مشورہ دیا لیکن آپ نے معذرت چاہی تو وہ اپنے مشورہ پر اصرار کرنے لگا چنانچہ آپ نے صراحۃً انکار کر دیا اور قسم کھا لی کہ وہ یہ عہدہ قبول نہیں کر سکتے، جس کی وجہ سے آپ کو قید کر دیا گیا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شہرت کی وجہ سے قید خانہ میں بھی تعلیمی سلسلہ جاری رہا اور امام محمد رحمۃ اللہ جیسے محدث و فقیہ نے جیل میں ہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی۔ امام ابو

حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت سے خوفزدہ خلیفہ وقت نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زہر دلوا دیا۔ جب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو سجدہ کیا اور اسی حالت میں وفات پا گئے۔ تقریبا پچاس ہزار افراد نے نماز جنازہ پڑھی، بغداد کے خیزران قبرستان میں دفن کئے گئے۔ اس قبرستان کے قریب ایک بڑی مسجد ''جامع الامام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ'' تعمیر کی گئی جو آج بھی موجود ہے۔ عرض ۱۵۰ھ میں صحابہ و بڑے بڑے تابعین سے روایت کرنے والا ایک عظیم محدث وفقیہ دنیا سے رخصت ہو گیا اور اس طرح صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے قاضی کے عہدہ کو قبول نہ کرنے والے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا تا کہ خلیفہ وقت اپنی مرضی کے مطابق کوئی فیصلہ نہ کرا سکے جس کی وجہ سے مولا حقیقی ناراض ہو۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت۔

مفسر قرآن شیخ جلال الدین سیوطی شافعی مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ'' میں بخاری و مسلم و دیگر کتب حدیث میں وارد نبی اکرم کے اقوال: ''اگر ایمان ثریا ستارے کے قریب بھی ہو گا تو اہل فارس میں سے بعض لوگ اس کو حاصل کر لیں گے۔ ''بخاری'' اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس بھی ہو گا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس میں سے اپنا حصہ حاصل کر لے گا۔ ''مسلم'' اگر علم ثریا ستارے پر بھی ہو گا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو حاصل کر لے گا ''طبرانی'' اگر دین ثریا ستارہ پر بھی معلق ہو گا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ اس کو حاصل کر لیں گے ''طبرانی'' ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ''شیخ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ'' کے بارے میں ان احادیث میں بشارت دی ہے اور یہ احادیث امام صاحب کی بشارت وفضیلت کے بارے میں ایسی صریح ہیں کہ ان پر مکمل

اعتماد کیا جاتا ہے۔ شیخ ابن حجر المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب ''الخیرات الحسان فی مناقب امام ابی حنیفہ'' میں تحریر کیا ہے کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض تلامذہ نے فرمایا اور جس پر ہمارے مشائخ نے بھی اعتماد کیا ہے کہ ان احادیث کی مراد بلاشبہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اس لئے کہ اہل فارس میں ان کے معاصرین میں سے کوئی بھی علم کے اس درجہ کو نہیں پہنچا جس پر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فائز تھے۔

وضاحت :۔

ان احادیث کی مراد میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے مگر عصر قدیم سے عصر حاضر تک ہر زمانہ کے محدثین وفقہاء علماء کی ایک جماعت نے تحریر کیا ہے کہ ان احادیث سے مراد حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ علماء شوافع رحمۃ اللہ علیہ نے خاص طور پر اس قول کو مدلل کیا ہے جیسا کہ شافعی مکتبہ فکر کے دو مشہور جید علماء مفسر قرآن کے اقوال ذکر کئے گئے۔ امام صاحب کی تابعیت۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ ''جو فن حدیث کے امام شمار کئے جاتے ہیں'' سے جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو پایا، اس لئے کہ وہ 80 ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور وہاں صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ موجود تھے، ان کا انتقال اس کے بعد ہوا ہے۔ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تھے اور ان کا انتقال 90 یا 93 ہجری میں ہوا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کہا جائے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور وہ طبقہ تابعین میں سے ہیں۔ نیز حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی اس شہر میں دیگر صحابہ

کرام اس وقت حیات تھے۔شیخ محمد بن یوسف صالحی و مشقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عقود الجمان فی مناقب الامام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ'' کے نویں باب میں ذکر کیا ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ میں پیدا ہوئے جس میں صحابہ کرام کی کثرت تھی۔اکثر محدثین ''جن میں امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ زین العابدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابو نعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ، امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن البر رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کے نام قابل ذکر ہیں'' کا یہی فیصلہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔محدثین و محققین کی تشریح کے مطابق صحابی رسول رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ صحابی کا دیکھنا بھی کافی ہے۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو صحابہ کرام کی ایک جماعت کو دیکھنے کے علاوہ بعض صحابہ کرام خاص کر انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت بھی کی ہیں۔غرضیکہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اور آپ کا زمانہ صحابہ، تابعین تبع تابعین کا زمانہ ہے جس دور کی امانت و دیانت اور تقوی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم ''سورہ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰'' میں فرمایا ہے۔ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ بہترین زمانوں میں سے ایک ہے۔ علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات میں ہی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بشارت دی تھی، جیسا کہ بیان کیا جا چکا۔

جھوٹ نمبر 18:۔

مولانا طارق جمیل صاحب اور اپنی ملاقات کے احوال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے مولانا سے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ اہل بیت کا بہت ذکر کرتے ہیں تو مولانا نے جواب دیا کہ اہل بیت کا ذکر جو کہ بہت

ناپید ہو چکا ہے اور میں نے اہل سنت علماء کی 450 سے زیادہ کتابوں کا مطالعہ کیا مجھے چند سطروں کے علاوہ اہل بیت کی شان میں کچھ نہیں ملا (مولانا طارق جمیل کا اہل بیت سے محبت کا راز، از علی مرزا)۔

جواب: اہل سنت علماء کی چند کتب جو مکمل شان اہل بیت میں لکھی گئی ہیں ملاحظہ ہوں۔

نمبر ①:۔ امام موسی کاظم پر مفتی اعجاز صاحب کی کتاب ہے۔ جو 304 صفحات پر مشتمل ھے۔

نمبر ②:۔ امام علی رضا کی زندگی پر مشتمل کتاب مفتی اعجاز صاحب کی ہے 256 صفحات پر مشتمل ہے۔

نمبر ③:۔ اور بارہ اماموں کی زندگی پر مشتمل کتاب ہے مولانا عبدالرحمن جامی کی جوکہ 239 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ حوالے کے طور پر چند نمونے ہیں۔ ورنہ ان کی تعداد سینکڑوں میں ہے فرماتے ہیں ۔ کہ مولانا طارق جمیل صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے گلدستہ اہل بیت جس میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ اہل بیت کا ذکر کیا ہے اور مولانا طارق جمیل صاحب نے مجھے مزید یہ بھی بتایا ہے کہ جب یہ کتاب اپنے تکمیل کے مراحل میں تھی تو مجھے ایک بندے کا فون آیا اس نے مجھے کہا کہ آپ جو کتاب لکھ رہے ہیں مجھے اس کا نسخہ چاہیے تو میں حیران ہوا کہ اس کو کیسے پتہ چلا تو جب میں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے اور آپ نے وہ کتاب اٹھائی ہوئی ہے اور آپ نے کہا ہے یہ طارق جمیل کا تحفہ ہے۔ ساتھ ہی مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے طارق جمیل صاحب نے کہا کہ یہ میں بات سن کر رونے لگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں

قبولیت ہوگی مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ بخاری اور مسلم کی حدیث ہے کہ مبشرات تو قیامت تک کے لئے باقی ہیں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اس طرح کے کئی خواب مجھے بھی آتے ہیں لیکن ان کو میں عوام میں بیان نہیں کرتا اس لیے کہ لوگ باقی جھوٹے خوابوں کی طرح ان سچے خوابوں کو بھی ہے رد کر دیں گے۔مرزا صاحب پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ کے خوابوں کو ہم سچا مانیں گے بھی کیوں۔آپ دن دیھاڑے ان کیمرہ ریکارڈ جھوٹ بول سکتے ہیں۔تو خواب گھڑنا آپ کے لیے کونسا مشکل ہے دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ سے کہتا ہوں کہ اگر مولانا طارق جمیل صاحب کی جگہ کسی اور عالم دین نے خواب کا تذکرہ آپ سے کیا ہوتا تو آپ نے جھٹ سے اپنے تیروں کا رخ ان کی طرف کر دینا تھا۔اور آو دیکھا نہ تاو ایک لیکچر ریکارڈ کروا دینا تھا کہ دیکھو جی کس طرح یہ جھوٹے خواب بیان کر کے عوام الناس کو دھوکہ دے رہے ہیں یہ بات اگر صحابہ کے بارے میں کوئی کرتا۔کہ مجھے فضائل صحابہ لکھنے کی وجہ سے یہ بشارت ملی ہے تو پھر آپ کی اکیڈمی میں وہ مکروہ قہقہے گونجنے تھے جو عام طور پر اہلسنت علمائے حق پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے گونجتے ہیں پھر آپ اپنی کٹیا میں حکیم بن کر پھکی تیار کرنے کے لیے بیٹھ جاتے۔لیکن چونکہ یہ خواب آپ کے نامکمل مشن کو سہارا دینے کے لئے بہترین تھا اس لیے اس خواب کو آپ نے مبشرات میں شامل کرلیا۔اگر چہ آپ نے بعد میں یہ بھی کہا کہ ہمارے لیے دلیل قرآن وسنت ہے آپ کے لئے قرآن وسنت دلیل کس حد تک ہے۔سب کو بخوبی معلوم ہے۔

جھوٹ نمبر 19:۔

دعوی تو یہ ہے کہ نہ میں وہابی نہ میں بابی میں ہوں مسلم علمی کتابی۔

جواب: اور عمل سارا دعوے کے خلاف ہے محترم جو کتابیں آپ سامنے رکھ کر پھنے خاں بنے ہوئے ہیں وہ بابوں کی لکھی ہوئی ہیں امام بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ کی تصنیف شدہ ہیں اور اگر بابی آپ نہیں ہیں تو اٹھا دیں اپنے سامنے سے یہ کتابیں اور امت کو گمراہ نہ کریں۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ نہ میں بابی اگر آپ بابی نہیں ہیں تو اپنی پیش کی جانے والی احادیث کی اسناد پر بابا البانی اور بابا زبیر زئی کا ٹھپہ کیوں لگاتے ہیں۔ اگر آپ بابی نہیں ہیں تو ملحد بابا غامدی کے پاس کیا لینے گئے تھے اور اس کو اپنا شیخ کیوں مانتے ہیں۔اور اس ملحد کے ہاتھ کیوں چومے تھے۔وھاں شرک یاد نہیں آیا تھا۔اگر آپ بابی نہیں ہیں تو بابا اسحاق جھالوی کو اپنا استاد کیوں مانتے ہیں اور وہ حقیقت میں آپ کے استاد ہیں بھی نہیں صرف لوگوں کو خوش کرنے اور یہ جتلانے کے لیے کے آپ نے بھی علم دین کے لیے کسی کے سامنے زانوئے تلمذ کیا ہے۔ ان کے سامنے آپ ان کے شاگرد ہونے کا اعتراف کرتے ہیں۔مسئلہ یہ ہے کہ آپ یہ نہ کہا کریں کہ ناں میں بابی بلکہ یہ کہا کریں۔ کہ میں صرف ان بابوں کو مانتا ہوں جو میرے معیار پر پورا اترتے ہیں اور جو مجھے پسند ہیں اور جو بابے میرے نامکمل مشن کی تکمیل کو ھوا دینے کے لیے بہترین ہیں۔ محترم جناب آپ جن بابوں کو اپنا بابا مانتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بابے اور آپ خود حقیقت میں اس امت میں متنازع شخصیات ہیں اور رہیں گے۔

اب قارئین کرام آیئے ان کے شیخ جاوید غامدی کے نظریات ملاحظہ کرتے ھیں۔جاوید احمد غامدی کے بہت سے نظریات قرآن و حدیث کے صریح نصوص

کے خلاف اور اہلِ سنت و الجماعت کے اجماعی و اتفاقی عقائد سے متصادم ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱..... عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ (میزان، علامات قیامت، ص:178، طبع 2014)

۲..... قیامت کے قریب کوئی مہدی نہیں آئے گا۔ (میزان، علامات قیامت، ص:177، طبع مئی 2014)

۳..... (مرزا غلام احمد قادیانی) غلام احمد پرویز سمیت کوئی بھی کافر نہیں، کسی بھی امتی کو کسی کی تکفیر کا حق نہیں ہے۔ (اشراق، اکتوبر 2008، ص:67)

۴..... حدیث سے دین میں کسی عمل یا عقیدے کا اضافہ بالکل نہیں ہوسکتا۔ (میزان، ص:15)

۵..... سنتوں کی کل تعداد صرف 27 ہے۔ (میزان، ص14)

۶..... ڈاڑھی سنت اور دین کا حصہ نہیں۔ (مقامات، ص:138، طبع نومبر 2008)

۷..... اجماع دین میں بدعت کا اضافہ ہے۔ (اشراق، اکتوبر 2011، ص:2)

۸..... مرتد کی شرعی سزا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے ساتھ خاص تھی۔ (اشراق، اگست 2008، ص:95)

۹..... رجم اور شراب نوشی کی شرعی سزا حد نہیں۔ (برہان، ص:35 تا 146، طبع فروری 2009)

۱۰..... اسلام میں "فساد فی الارض" اور "قتل نفس" کے علاوہ کسی بھی جرم کی سزا قتل نہیں ہوسکتی۔ (برہان، ص:146، طبع فروری 2009)

۱۱..... قرآن پاک کی صرف ایک قراءت ہے، باقی قراءتیں عجم کا فتنہ ہیں۔ (میزان، ص:32، طبع اپریل 2002.... بحوالہ تحفہ غامدی از مفتی عبدالواحد

مدظلہم)

۱۲ ..... فقہاء کی آراء کو اپنے علم وعقل کی روشنی میں پرکھا جائے گا۔ (سوال وجواب، ہٹس 727، 19 جون 2009)

۱۳ ..... ہر آدمی کو اجتہاد کا حق ہے۔ اجتہاد کی اہلیت کی کوئی شرائط متعین نہیں، جو سمجھے کہ اسے تفقہ فی الدین حاصل ہے وہ اجتہاد کرسکتا ہے۔ (سوال وجواب، ہٹس 612، تاریخ اشاعت: 10 مارچ 2009)

۱۴ ..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے بعد غلبہ دین کی خاطر (اقدامی) جہاد ہمیشہ کے لیے ختم ہے۔ (اشراق، اپریل 2011، ص: 2)

۱۵ ..... تصوف عالم گیر ضلالت اور اسلام سے متوازن ایک الگ دین ہے۔ (برہان، ص: 181، طبع 2009)

۱۶ ..... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ باغی اور یزید بہت متحمل مزاج اور عادل بادشاہ تھا۔ واقعہ کربلا سو فیصد افسانہ ہے۔ (بحوالہ غامدیت کیا ہے؟ از مولانا عبدالرحیم چاریاری)

۱۷ ..... مسلم وغیر مسلم اور مرد وعورت کی گواہی میں فرق نہیں ہے۔ (برہان، ص: 25 تا 34، طبع فروی 2009)

۱۸ ..... زکوٰۃ کے نصاب میں ریاست کو تبدیلی کا حق حاصل ہے۔ (اشراق، جون 2008، ص: 70)

۱۹ ..... یہود ونصاریٰ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں، اِس کے بغیر بھی اُن کی بخشش ہوجائے گی۔ (ایضاً)

۲۰ ..... موسیقی فی نفسہ جائز ہے۔ (اشراق، فروری 2008، ص: 69)

۲۱ ..... بت پرستی کے لیے بنائی جانے والی تصویر کے علاوہ ہر قسم کی تصویریں جائز ہیں۔ (اشراق، مارچ، 2009، ص: 69)

۲۲..... بیمہ جائز ہے۔ (اشراق، جون 2010، ص:2)

۲۳..... یتیم پوتا دادے کی وراثت کا حق دار ہے۔ مرنے والے کی وصیت ایک ثلث تک محدود نہیں۔ وارثوں کے حق میں بھی وصیت درست ہے (اشراق، مارچ 2008، ص:63... مقامات:140، طبع نومبر 2008)

۲۴..... سور کی نجاست صرف گوشت تک محدود ہے۔ اس کے بال، ہڈیوں، کھال وغیرہ سے دیگر فوائد اٹھانا جائز ہے۔ (اشراق، اکتوبر 1998، ص:89..... بحوالہ: غامدیت کیا ہے؟)

۲۵..... سنت صرف دینِ ابراہیمی کی وہ روایت ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کی حیثیت سے جاری فرمایا۔ اور یہ قرآن سے مقدم ہے۔ اگر کہیں قرآن کا ٹکراؤ یہود و نصاریٰ کے فکر و عمل سے ہوگا تو قرآن کے بجائے یہود و نصاریٰ کے متواتر عمل کو ترجیح ہوگی۔ (میزان، ص:14، طبع 2014)

۲۶..... عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔ (ماہنامہ اشراق، ص 35 تا 46، مئی 2005)

۲۷..... دوپٹہ ہمارے ہاں مسلمانوں کی تہذیبی روایت ہے، اس کے بارہ میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے، دوپٹے کو اس لحاظ سے پیش کرنا کہ یہ شرعی حکم ہے اس کا کوئی جواز نہیں۔ (ماہنامہ اشراق، ص 47، شمارہ مئی 2002)

۲۸..... مسجدِ اقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں اس پر صرف یہودیوں کا حق ہے۔ (اشراق جولائی، 2003 اور مئی، جون 2004)

۲۹..... بغیر نیت، الفاظِ طلاق کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ (اشراق، جون 2008..... 30) اسی طرح جب کرونا کے آنے کے بعد مساجد میں باجماعت کا مسئلہ پیش آیا تو غامدی صاحب نے کامران شاہد کے پروگرام میں نماز آن لائن پڑھنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ میں تو کہتا ہوں کہ صدر

مملکت ایوان صدر میں امامت کروائیں۔اور تمام لوگ ان کی اقتدار میں آن لائن نماز ادا کریں۔(آن لائن نماز اور غامدی)از یوٹیوب حفظہ اللہ

جھوٹ نمبر 20:۔

اپنی کم علمی اور جہالت کو چھپانے کے لیے مرزا جی نیوٹن پر الزام دھرتے ہیں کہ نیوٹن کے پاس کوئی ڈگری نہیں تھی وہ آٹھویں کلاس سے بھاگ گیا تھا۔(مسئلہ نمبر 157 اے)

جواب: نیوٹن نے گریجویشن کی تھی۔اور اس کی تعلیمی قابلیت بی اے ماسٹر آف آرٹس تھی۔یہ تو تعلیمی قابلیت وہ ہے جو ڈگری کے لحاظ سے تھی باقی اس کی علمی قابلیت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں (سرچ کریں گوگل پر نیوٹن کی علمی قابلیت) مرزا صاحب آپ اگر اپنے آپ کو نیوٹن سے جوڑنا چاھتے ہیں۔تو بے شک جوڑیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔لیکن ہمیں یہ تو بتا دیں۔کہ نیوٹن تو آٹھویں کلاس سے بھاگا تھا۔آپ کونسی کلاس سے بھاگے تھے۔اب یقینا آپ کا جواب ہوگا۔کہ میں تو بڑا پڑھا لکھا ہوا ہوں۔میرے پاس فلاں فلاں ڈگری ہے۔مرزا صاحب آپ کو آپ کی ڈگریاں مبارک ہوں۔لیکن جس طرح آپ نے دنیا پڑھنے کے لئے محنت کی ھے۔کسی کے سامنے زانوئے تلمذ کیا ھے۔تو کیا دین اتنا لاوارث تھا۔کہ اس کو پڑھے بغیر ھی خود سے سمجھنا شروع کر دیا۔مرزا صاحب دین کو سمجھنے کے لیے بھی اس سے زیادہ محنت کرنی پڑتی ھے۔جتنی دنیا سمجھنے کے لیے۔لیکن آپ کیوں سمجھیں گے۔جس کی پتنگ بغیر محنت کے اُڑ رہی ہو۔اس کو محنت سے کیا لینا دینا۔اور آپ کہتے ھیں علما نے کیا کیا ھے۔کونسی محنتیں کی ہیں۔اس کے بارے میں بہت جلد آپ کو مطلع

کیا جائے گا۔انتظار فرمائیں۔

جھوٹ نمبر 21:۔

سورت البقرۃ کی آیت نمبر 113 کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس طرح یہود عیسائیوں کا رد کرتے تھے اور عیسائی یہود کا رد کرتے تھے اسی طرح آج کل دیوبندی بریلویوں کا رد کرتے ہیں اور بریلوی دیوبندیوں کا رد کرتے ہیں حالانکہ دونوں حنفی ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں جس طرح یہود اور عیسائی کتاب کی تلاوت کرنے کے باوجود ایک دوسرے کی نفی کرتے تھے۔اسی طرح یہ حنفی ہونے کا دعوی کرنے کے باوجود ایک دوسرے کا رد کرتے ہیں۔(قرآن کلاس نمبر 19 آیت نمبر 110 تا 119)

جواب: مرزا صاحب اتنی عقل نہ ہو تو لمبی لمبی باتیں نہیں کرتے جناب دیوبندیوں اور بریلویوں کا اختلاف عقائد میں ہے نہ کہ فقہی مسائل میں فقہی مسائل میں دونوں مسالک کے لوگ امام ابوحنیفہ کی تقلید کرتے ہیں اس وجہ سے وہ اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں دونوں مسالک میں اختلاف کی وجہ عقائد ہیں۔نہ کہ فقھی مسائل اللہ آپ کو سمجھ عطا فرمائے۔

جھوٹ نمبر 22:۔

کہتے ہیں جب بندہ بے حیا ہو جائے تو پھر جو چاہے مرضی کرے یہی حالت ان صاحب کی ہے سامعین میں سے کسی نے سوال کیا مرزا صاحب سے کہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے بھی سر کاٹ کر لایا گیا تھا مرزا صاحب پوچھتے ہیں کس کا تو سائل نے جواب دیا غالباً حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا لایا گیا تھا تو مرز صاحب فرماتے ہیں نہیں نہیں کافی دفعہ نفی میں سر ہلانے کے بعد مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ پہلی دفعہ جس مسلمان حکمران کے سامنے سر

کاٹ کر لایا گیا تھا وہ حکمران حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے ان کے سامنے حضرت عمار کا سر رکھا گیا تھا اور فرماتے ہیں کہ یہ بات تمام محدثین اور مؤرخین نے لکھی ہے اس سے پہلے کبھی نہیں رکھا گیا (الیاس قادری کے غیر اسلامی نعروں کا جواب از علی مرزا)۔

جواب: دوسری جگہ خود جنگ جمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعد میں حضرت علی کے فوجیوں نے دھوکے سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے ان کا سر کاٹ کر حضرت علی کے سامنے رکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کے قاتل کو میں دوزخ کی بشارت دیتا ہوں کیونکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں تو وہ شخص بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کون سا میں نے تمہیں یہ حکم دیا تھا تم نے کام کیوں کیا تو پھر خارجی ہو گیا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل از علی مرزا)۔

تبصرہ:۔

قارئین کرام۔آپ خود اندازہ لگائیں۔کہ مرزا صاحب کو کوئی کیا جھوٹا ثابت کرے گا۔ یہ خود ہی اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر رہے ہیں۔۔

جھوٹ نمبر 23:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ باندھتے ہوئے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جنگ جمل کے لیے نکلیں جب مقام حوءب پر پہنچی تو وہاں کے کتے ان پر بھونکنے لگے تو آپ نے فرمایا میں واپس ہوتی ہوں کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی ازواج مطہرات کے بارے میں کہتے ہوئے سنا تھا کہ تم میں سے اس کا کیا حال ہوگا جب اس پر حوءب کے کتے بھونکیں گے۔ (مسئلہ نمبر 159 اے)

جواب: یہ حدیث مصنف ابن شیبہ اور مسند احمد میں موجود ہے اور مرزا صاحب نے اس کو مسند احمد کے حوالے سے بیان کیا ہے اور اس کو صحیح اسناد اور ضعیف روایات سے پاک کہا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے کس طرح جھوٹ چھپاتے ہوئے اس کی اصطلاحات کو ہوا تک نہیں لگنے دی اور نہ ہی اس حدیث کے بارے میں کوئی تخریج پیش کی اب ذرا ملاحظہ فرمایئے اس حدیث کا مرکزی راوی قیس ابن حازم ہے جو ایک تابعی ہے اور یہ خود اس واقعے کو بیان کر کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بھی نقل کر رہا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قیس ابن حازم جنگ جمل کے سفر میں ساتھ شامل ہی نہیں تھا اس کی دلیل یہ ہے کہ مشہور محدث و محقق امام علی المدینی اپنی کتاب العلل کے صفحہ نمبر 50 پر لکھتے ہیں کہ ان سے سوال ہوا کہ کیا قیس ابن حازم جنگ جمل میں شریک ہوا تو انہوں نے نفی میں جواب دیا اب قارئین کرام آپ کو چند محدثین کی اور آراء پیش کرتے ہیں جو انہوں نے قیس ابن حازم کے بارے میں قائم کی ہیں ابن مدینی یحیی بن سعید کے حوالے سے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کو منکر الحدیث کہا ہے تہذیب وتہذیب جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 388 اسی طرح اس واقعے کے بعض مرویات کے رواۃ میں عبدالرحمٰن بن صالح پایا جاتا ہے جس کو علمائے رجال جلنے والا شیعہ کہتے ہیں اور یہ صحابہ کرام کے حق میں مصائب کی بری روایات کو نقل کر کرنے کا ماہر ہے تبصرہ۔۔ بیان کرتے ہوئے مرزا کی کو حدیث بھی پڑھنے نہیں آئی مقامِ حوءب کا تذکرہ کرتے ہوئے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں مقام حواب جبکہ لفظ حواب نہیں حوأب ہے قارئین کرام آپ اس سے ہی مرزا صاحب کی علمی قابلیت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

جھوٹ نمبر 24:۔

ایک طرف تو مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ محدثین کا اجماع ہے کہ مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے ساتھ ہی تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری اور امام اعمش امام المدلسین ہیں۔(علمی وتحقیقی مجلس نمبر 05)(علمی وتحقیقی مجلس نمبر 36)(علمی وتحقیقی مجلس نمبر 10)

جواب: اب ذرا آیے اور اٹھایئے مرزا صاحب کا شائع کیا ہوا پمفلٹ واقعہ کربلا اور اس کا پس نظر جس کے بارے میں ان صاحب کا کہنا ہے کہ اس میں ساری روایات صحیح اسناد کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔اس پمفلٹ میں جو روایت پیش کی گئی ہے اس روایت میں ابھی اعمش مدلس ہے جو عن سے روایت کر رہا ہے حالانکہ مرزا صاحب کا اپنا دعویٰ یہ ہے کے مدلس کی عن والی روایت سماع کی تصریح کے بغیر ضعیف ہوتی ہیں مزید ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے مرزا صاحب نے یہ کام کیا کہ اس پمفلٹ میں روایت کا عربی متن اسناد کے ساتھ پیش نہیں کیا۔۔تا کہ عوام الناس کے سامنے میرا راز نہ کھل جائے..... حالانکہ مرزا صاحب کا اپنا دعوی یہ ھے۔کہ ہم خیانت نہیں کرتے۔مرزا صاحب یہ خیانت نہیں تو اور کیا ہے۔محترم قارئین اب اس روایت کی سند ملاحظہ فرمائیں۔

حدثنا واصل بن عبد العلی حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر الخ۔۔

جھوٹ نمبر 25:۔

احناف پر کیچڑ اچھالتے ہوئے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ فقہ حنفی میں لکھا ہوا ہے کہ چڑیا اگر کپڑوں کے اوپر بیٹ کردے تو کپڑے ناپاک ہو جاتے

ہیں (فقہ حنفی کی انجیئر نگ از علی مرزا)۔

جواب: اصل میں مرزا صاحب نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے آئمہ امت پر بکواسات کرنے کا۔ فقہ حنفی کی کسی معتبر کتاب میں یہ بات نہیں لکھی ہوئی کہ چڑیا کی بیٹ سے کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے حالانکہ فقہ حنفی کے مطابق اڑنے والے حلال پرندوں مثلا چڑیا کبوتر وغیرہ کی بیٹ ناپاک نہیں ہے اور اگر یہ پانی میں بھی گر جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جھوٹ نمبر 26:۔

مرزا صاحب کا دعوی ہے۔فرماتے ہیں کہ مباہلہ غیر نبی کے لیے کرنا حرام ہے یہ صرف نبیوں کی خصوصیت ہے ساتھ فرماتے ہیں یا پھر وہ شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرے کہ میں نے حق واضح کر دیا العیاذ باللہ (علمی و تحقیقی مجلس نمبر 60)۔

جواب: قارئین کرام اللہ اس جھوٹے شخص کے فتنے سے سب کو محفوظ رکھے کس طرح دجل اور فریب سے کام لے رہا ہے نسائی شریف کی حدیث نمبر 3552 صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔قارئین کرام اسلام 360 پر جا کر اس کا سٹیٹس بھی چیک کر سکتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص چاہے میں اس سے مباہلہ کر سکتا ہوں۔اس بات پر کہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ واولات الاحمال الخ سے مراد یہ ہے کہ حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔ میرا سوال مرزا صاحب سے یہ ہے کہ کیا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی تھے۔ یا معاذ اللہ آپ کے کہنے کے مطابق انہوں نے نبوت کا دعوی کیا تھا۔خدارا کچھ تو خوف خدا کریں۔

جھوٹ نمبر 27:۔

سامعین میں سے کسی نے سوال کیا کہ فجر کی اذان میں یہ الفاظ الصلاۃ خیر من

النوم حضرت عمر نے کیوں داخل کئے۔کیا ان کے پاس کوئی اختیار تھا۔

جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ہوں یا ان سے بڑی کوئی شخصیت اس کو اسلام میں کوئی چیز داخل کرنے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا (من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد) اب چاہے کوئی بھی کرے ساتھ ہی اپنی عادت موافقہ کے مطابق زہر اگلتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تختہ مشق بنایا صرف اپنی بدعت کو حلال کرنے کے لیے (اذان میں الصلاۃ خیر من النوم اور فقہ حنفی از علی مرزا)۔

جواب: قارئین کرام یہ احناف پر سراسر جھوٹ اور بہتان ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب الھدایہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر پچاسی پر صاف لکھا ہوا ہے کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا الصلاۃ خیر من النوم۔ تو آپ ﷺ نے یہ الفاظ سنے۔تو آپ نے فرمایا کہ کتنا اچھا کلام ہے اس کو اذان میں داخل کریں یعنی صاحب ہدایہ کا کہنا ہے کہ آپ کے فرمان سے ہی الفاظ اذان میں داخل ہوئے ہیں۔اس بات سے آپ مرزا صاحب کے دجل اور کذب کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

جھوٹ نمبر 28:۔

سنن دارمی کا حوالہ دیتے ہوئے مرزا صاحب محمد ابن سیرین رحمہ اللہ پر الزام دھرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سنن دارمی کے مقدمے میں صحیح سند کے ساتھ یہ بات موجود ہے کہ امام ابن سیرین کے پاس کچھ لوگ آئے انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے سامنے قرآن کی آیات بیان کریں گے تو امام ابن

سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں آیات نہیں سنتا پھر انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ احادیث بیان کریں تو امام صاحب نے کہا کہ میں حدیث بھی نہیں سنتا وہ اٹھ کر چلے گئے تو ان کے شاگردوں نے کہا کہ حضرت یہ کیا وہ تو آپ کو قرآن کی آیات اور نبی کی حدیث سنا رہے تھے۔آپ نے سننے سے کیوں انکار کیا تو امام ابن سیرین رحمہ اللہ جواب دیا کہ یہ بدعقیدہ لوگ ہیں یہ کوئی ایسی آیت بتا دیتے جس سے میرا عقیدہ خراب ہوجاتا ساتھ ہی مرزا صاحب قرآن کی آیت پڑھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہ اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کی آیت سننے سے اس کا عقیدہ خراب ہو جائے گا تو وہ شخص پہلے ہی بدعقیدہ ہے اس کا عقیدہ پہلے ہی خراب ہو چکا ہے(مسئلہ نمبر 189 07 جنوری 2018)۔

جواب: جواب دینے سے پہلے میں قارئین کرام کو محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا تھوڑا سا تعارف کروادوں محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ صحابی رسول انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سمیت ستر صحابہ کے شاگرد اور تابعی ہیں اب جواب کی طرف آتے ہیں جواب یہ ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے آیت کیوں نہیں سنی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ڈر تھا کہ مجھے وہ کوئی ایسی آیت سناتا اور اس میں تحریف کر دیتا اور وہ بات میرے دل میں بیٹھ جائے اس وجہ سے میں نے نہیں سنی تحریف کا مطلب ہوتا ہے معنی اور مفہوم میں ردوبدل کرنا دوستو بات کو آسان کرنے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں کہ آج کے دور میں اگر آپ کے پاس کوئی بدعقیدہ شخص آئے مثلا قادیانی آپ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اپنا عقیدہ قرآن کی آیت پڑھ کر ثابت کرتا ہوں تو دوستو کیا

آپ اس کی بات سننے کے لیے تیار ہوں گے نہیں ہرگز نہیں دوستو اسی وجہ سے محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت اس بدعقیدہ شخص کی بات سننے سے انکار کر دیا تھا جو اس دجال اور کذاب اعظم کے سمجھ میں نہیں آئی۔

جھوٹ نمبر 29:۔

ایک اور جگہ پر احناف کے بارے میں جھوٹ بولتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایسا حنفی نہیں جس کا اوڑھنا بچھونا بخاری شریف ہو البتہ ان کا اوڑھنا بچھونا ھدایہ شریف فلانہ شریف ہے انکا بخاری شریف سے کیا لینا دینا وہ تو اس سے چڑتے ہیں اور بکواس اس لیے نہیں کرتے کہ بخاری و مسلم پر سب کا اتفاق ہے۔ (فقہ حنفی کی انجیئر نگ از علی مرزا)

جواب: مرزا صاحب بکواس ہم نہیں کرتے بکواس آپ کر رہے ہیں دنیا کے اندر کذاب اعظم کے ایوارڈ کا اس صدی میں کوئی حقدار ہوگا تو وہ محترم آپ ہونگے دوستو ہر مسلمان کتاب بخاری و مسلم کا احترام کرتا ہے کیونکہ ان میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کا بیان ہے اب ہو مسلمان اور احادیث سے پیار نہ کرے یہ ہو نہیں سکتا ہمارے مدارس میں بخاری و مسلم نصاب میں شامل ہے جو عرصہ دراز سے مدارس میں پڑھائی جا رہی ہے ہمارے ایک ایک شیخ نے تیس سال تک بخاری کا درس دیا ہے محترم بخاری کا ہم سے کوئی لینا دینا نہیں بلکہ آپ کا بخاری سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔آپ جو بخاری اور دیگر عربی کتابیں سامنے رکھ کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ان سے عربی عبارت کیوں نہیں پڑھتے۔ساتھ ترجمے کیوں رکھے ہوتے ہیں۔اور میں اگر یہ بھی کہوں تو جھوٹا نہیں ہوں گا آپ کو بخاری شریف کا نام بھی نہیں آتا ہوگا میری اس بات کو پڑھنے یا آپ تک پہنچنے کے بعد اگر یاد نہ کر لیں تو علیحدہ بات ہے دوسری

بات یہ ہے کہ میں نے ان کے جھوٹ نمبر 11 میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مدارس میں صرف عربی فقہ اور فارسی پڑھائی جاتی ہے اب جس کے دماغ میں یہ بات چل رہی ہو وہ بھی کہے گا کہ احناف کا بخاری و مسلم سے کیا لینا دینا ہے تفصیل کے لیے پڑھیے مرزا صاحب کا جھوٹ نمبر 11۔

جھوٹ نمبر 30:۔

ایک اور جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چھ یا سات سال پہلے کی بات ہے کہ جب میرا پمفلٹ پچاس احادیث والا آیا تو مجھے کشمیر سے ایک بھائی ملنے آئے تو ان کو میں نے وہ پمفلٹ گفٹ کیا پھر وہ کچھ عرصے بعد مجھ سے ملنے آئے تو مجھے کہنے لگے کہ اس پمفلٹ کی میں آپ کو ایک کرامت بتاؤں میں نے کہا جی بتائیں تو وہ کہنے لگے کہ ہمارے ایک بھائی تھے انہوں نے کشمیر میں ایک مسجد بنوائی ہوئی تھی اس مسجد کا نام انہوں نے رکھا ہوا تھا مسجد معاویہ بن ابی سفیان تو کہتے ہیں کہ جب انہوں نے یہ پمفلٹ پڑھا واقعہ کربلا والا۔ کہتے ہیں حالانکہ وہ دیوبندی تھے تو انہوں نے کہا کہ میں اپنی مسجد کا نام تبدیل کرتا ہوں ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس پمفلٹ میں میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ نام کا مطلب نہیں لکھا تھا۔ ہو سکتا ہے آپ اسے پمفلٹ میں تلاش کریں انہوں نے دوسری وجہ سے تبدیل کیا ہے اور اب انھوں نے مسجد کا نام رکھ دیا ہے مسجد علی ابن طالب میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے۔ ساتھ ہی فرمانے لگے کہ مساجد کے نام خلفائے راشدین کے ناموں پر رکھا کریں۔ متنازعہ شخصیات کو درمیان میں نہ لایا کریں۔ اس سے پھر ایشوز کھڑے ہوتے ہیں۔ (اسلامی نام اور نام کو بدلنا از علی مرزا)۔

جواب: اس جھوٹ کا جواب ہم مرزا صاحب کو ایک پھکی سے دیں گے۔ مرزا صاحب پھکیاں دینے کے بڑے ماہر ہیں آج ہم سے پھکی لے بھی لیں اور پھکیاں دینے کے ساتھ ساتھ اب پھکیاں لینے کی عادت بھی ڈال لیں ان کو بہت پہلے پکھیاں دی گئی ہوتیں۔ تو اب تک ان کا ہاضمہ درست ہو چکا ہوتا مرزا صاحب بزرگان دین کی کرامت کے تو آپ منکر ہیں اور بڑے مزے سے بیٹھ کر بزرگان ملت کی کرامات کا آپ مذاق اڑاتے ہیں لیکن ماشااللہ آج آپ کے پمفلٹ بھی کرامات دکھانے لگ گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے تو معاویہ کا مطلب نہیں لکھا ہم آپ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کا مطلب بتا دیتے ہیں ہیں۔ امید ہے اس پھکی سے آپ کو کافی افاقہ ھو جائے گا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کا معنی ہے رات کے آخری پہر میں چمکنے والا وہ روشن ستارہ جس کے طلوع ہونے پر کتے بھوکنا شوروع کر دیتے ہیں۔ (حوالہ لسان العرب جلد نمبر 15۔ صفحہ نمبر 108) تیسری بات یہ ہے کہ آپ اپنی کٹیا میں بیٹھ کر امت کو یہ لیکچر نہ دیں کہ متنازع شخصیات کو بیچ میں نہ لے کر آیا کریں مرزا صاحب کھولیں مسند احمد حدیث نمبر 12512 صحیح اسناد کے ساتھ حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سفر سے واپس ہوئے تو ہمارا گزر مسجد بنی معاویہ کے پاس سے ہوا الخ..... مرزا صاحب اس وقت جن لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام پر جو مسجد بنائی تھی ان کو یہ علم نہیں تھا کہ مسجدوں کے نام خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے نام پر رکھنے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تو متنازعہ شخص ہیں۔ جناب محترم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ متنازع شخصیت نہیں بلکہ آپ متنازع شخصیت ہیں اور اس صدی کے کذاب اعظم بھی اللہ آپ کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

جھوٹ نمبر 31:۔

ایک حدیث کی کتاب مصنف ابن شیبہ کے بارے میں لب کشائی کرتے ہوئے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مصنف ابن شیبہ دور کی کتاب ہے جس میں سے میرا فریق مخالف جعلی روایت پیش کر رہا ہے۔

جواب: دوسری جگہ اپنے ہی فریق مخالف کو حوالہ دینے کے لیے ابن شیبہ کو حدیث کی بنیادی کتاب قرار دے رہے ہیں پہلے نمبر پر مسند امام شافعی کا تذکرہ کرتے ہیں اس کے بعد مصنف ابن ابی شیبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کو حدیث کی بنیادی کتاب قرار دے رہے ہیں۔اور فرما رہے ہیں کہ یہ کتاب امام بخاری کے استاد نے لکھی ہوئی ہے۔ دنیا میں اس سے بڑی اہل سنت کی کوئی کتاب نہیں ہے۔ (واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر از علی مرزا)

جھوٹ نمبر 32:۔

واقعہ معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ واقعہ معراج کو بیان کرتے ہوئے مولانا طارق جمیل صاحب نے واقعہ معراج کو عشق کی داستان بنا دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کتاب وسنت کی تعلیمات کا جنازہ نکال دیا ہے مختلف تبصرہ کرتے ہوئے مرزا صاحب نے مولانا طارق جمیل صاحب کو منحوس بھی کہہ دیا اور یہ بھی کہا کہ مولانا فلاں فلاں بندے سے بڑے گمراہ ہیں اور کہتے ہیں کہ اب یہ لوگوں کے لیے دامت برکاتہم العالیہ ہیں اور یہ مدظلہ بھی ہیں اور مرنے کے بعد رحمہ اللہ ہو جائیں گے (واقعہ معراج مسلہ نمبر 126 پارٹ 1)۔

جواب: مرزا صاحب کی اخلاقی تربیت پتا نہیں کہاں ہوئی ہے مرزا صاحب اگر

طارق جمیل صاحب منحوس ہیں تو کیا آپ ان کے پاس نحوست پر لیکچر لینے گئے تھے۔اور اگر آپ کو ان کے دامت برکاتہم اور مدظلہ ہونے پر اعتراض ہے تو آپ دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کو حفظہ اللہ کہتے ہیں (پکھی) اوہ اچھا اچھا معذرت مجھے معلوم نہیں تھا۔کہ ہر اس بندے کے ساتھ آپ دعائیہ جملہ حفظہ اللہ لگاتے ہیں۔جس کے ساتھ آپ کی ایک کامیاب ملاقات ہو جاتی ہے۔یا پھر وہ بندہ آپ کے معیار پر پورا اترتا ھے۔مرزا صاحب جو علماء آپ کے معیار پر پورے نہیں اترتے کیا ان کو یہ دعائیہ جملہ نہیں مل سکتا۔یا اس کے لیے آپ کے ساتھ ایک ملاقات یا آپ کے معیار پر پورا اترنا ضروری ھے۔اور اگر طارق جمیل صاحب منحوس ہیں تو مرزا صاحب نحوست کی ڈگری آپ کے پاس بھی ہے کیوں کے آپ نے مولانا طارق جمیل صاحب کے ساتھ ملاقات کے احوال بتاتے ہوئے کہا تھا۔کہ مولانا نے مجھ سے پوچھا کہ شیعہ کون ہے تو آپ نے خود کہا تھا کہ ہم ہیں (علمی و تحقیقی مجلس نمبر 63 سولہ مئ 2019) آپ کو وہاں تو شرم نہیں آئی اپنے آپ کو شیعہ کہتے ہوئے یہاں تو کچھ شرم کر لیتے ان کو منحوس کہتے ہوئے۔

تبصرہ :۔

جس جگہ پر انہوں نے مولانا طارق جمیل صاحب کو منحوس کہا ہے وہاں اور بہت سے علماء کو بھی ساتھ منحوس کہا ہے لیکن چونکہ ان کی ملاقات طارق جمیل صاحب سے ہوئی ہے اور ان کی یہ تعریفیں بھی کرتے رہتے ہیں اس لیے سوال جواب میں صرف طارق جمیل صاحب کا تذکرہ کیا گیا۔

جھوٹ نمبر 33:۔

مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے میں صحابہ کرام ملوث تھے گویا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام نے شہید کیا تھا معاذ اللہ۔ (مسئلہ نمبر 157 اے)۔

جواب: مرزا صاحب میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس اس کی کوئی دلیل تو ہوگی آپ اپنے موقف پر دلیل پیش کریں لیکن خدا کی قسم آپ واقعی اس صدی کے کذاب اعظم ہیں آپ کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔اور ھر گز نہیں۔ بہت سے ائمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی نفی کی ہے کہ کوئی صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں ملوث ہو۔حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان کو فرمایا تھا کہ اللہ تمہیں ایک ایسی قمیص پھنائے گا یعنی خلافت دے گا۔لوگ اس کو اتارنے کی کوشش کریں گے لیکن عثمان رضی اللہ عنہ تم نے اس قمیص کو نہیں اتارنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے منافقین ہوں گے آپ ان کو صحابہ کرام کہہ رہے ہیں لعنت اللّٰہ علی الکاذبین۔۔۔

جھوٹ نمبر 34:۔

ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑانے کے لئے لے کر نکلے اور کہا اماں ہم آپ کو صرف صلح کے لیے لے کر جا رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ بھلا پھسلا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کر لے گئے۔(سیدنا مولی علی کے فضائل از علی مرزا)

جواب: جب کہ اپنے ہی پمفلٹ میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جنگ جمل میں جانے کا مشورہ دیا (دیکھیئے مرزا صاحب کا پمفلٹ واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر) اب ذرا مرزا صاحب ہمیں بتا دیں کہ آپ کی ویڈیو والی بات جھوٹی ہے یا آپ کی کرامات دکھانے والا پمفلٹ جھوٹا ہے حقیقت یہی ہے کہ آپ خود اس صدی کے کذاب اعظم ہیں۔

جھوٹ نمبر 35:۔

جنگ جمل کا ہی ذکر کرتے ہوئے مرزا صاحب نے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ پر بہتان لگایا کہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اماں آپ کو تو صلح کے لئے لے کر جا رہے ہیں اس طرح وہ اماں عائشہ کو بھلا پسلا کر لے گئے (سیدنا مولی علی کے فضائل از علی مرزا)۔

جواب: اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خود اپنے پمفلٹ میں لکھا ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آگے بڑھنے کا مشورہ دیا تا کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر مسلمانوں میں اتحاد کی کوئی راہ نکل آئے (دیکھئے مرزا صاحب کا پمفلٹ واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر) دوسری بات یہ ہے کہ مرزا صاحب جو کہ شرم و حیا سے بالکل عاری ہیں کس طرح سے وہ ایک صحابی رسول کو دھوکہ باز ڈکلیئر کر رہے ہیں کیا اس طرح کے الفاظ ایک صحابی رسول کے شایان شان ہیں۔ قارئین کرام اس کا فیصلہ آپ پر ہے۔

جھوٹ نمبر 36:۔

بخاری شریف کا حوالہ دیتے ہوئے مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ 2812 نمبر حدیث ہے اور یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی موجود ہے کے آپ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسجد نبوی کی تعمیر کے دوران باقی صحابہ تو ایک ایک اینٹ اٹھا رہے ہیں لیکن حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے دو دو اینٹیں اٹھائی ہوئی ہیں تو آپ ﷺ کو ان پر بڑا رحم آیا آپ ﷺ نے ان کے جسم سے مٹی جھاڑی اور کہا کہ اے سمیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تجھ پر ایک بڑی مصیبت آئے گی افسوس کے تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی عمار توں تو ان کو جنت کی طرف بلا رہا ہوگا۔لیکن وہ جماعت تجھے جہنم کی طرف بلا رہی ہوگی توں تو اسلام کے لئے قربانیاں کر رہا ہے لیکن دیکھ کر تیرا حشر کیا کریں گے وی لوگ جو فتح مکہ پر معافیاں مانگ کر مسلمان ہوئے تیرے ساتھ کرتے کیا ہیں یہ لوگ (مسئلہ نمبر 101) (اسی طرح دیکھئے سیدنا مولی علی کے فضائل از علی مرزا)

جواب: مرزا صاحب کیا آپ کی نظر سے وہ حدیث نہیں گذری کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر کوئی جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے مرزا صاحب آپ کے یہ الفاظ کہ عمار رضی اللہ عنہ توں تو اسلام کے لئے قربانیاں دے رہا ہے لیکن دیکھ تیرا حشر کیا کریں گے یہ لوگ جو فتح مکہ پر معافیاں مانگ کر مسلمان ہوئے تیرے ساتھ کیا کرتے ہیں یہ لوگ قارئین کرام یہ الفاظ بخاری و مسلم میں تو کیا حدیث کے کسی بھی کتاب میں صحیح سند کے ساتھ موجود نہیں ہے اور اگر مرزا صاحب میں ہمت

ہے تو اٹھائیں احادیث کا ذخیرہ اور دکھائیں ہمیں کہاں پر یہ الفاظ جن کی نسبت وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کر رہے ہیں ہیں اور اگر یہ ثابت نہ کر سکے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو مرزا صاحب **من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔**

جھوٹ نمبر 37:۔

قادیانیوں ے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے مرزا صاحب کہتے ہیں کہ بہرحال میرا موقف کیا ہے یوٹیوب پر آپ جا کر دیکھ سکتے ہیں قادیانی فرقہ کو دعوت اصلاح میں ان کو اسلام سے اور اہل سنت سے ٹوٹا ہوا ایک فرقہ مانتا ہوں جنہوں نے اس بڑے لیول کے اختلاف کیا کہ ان کی تکفیر کرنا ہماری مجبوری بن گیا کیونکہ انہوں نے ہمیں اس اختلاف کی بنیاد پر کافر کہا اور انہوں نے کہا جو غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا ہم اسے کافر سمجھتے ہیں تو جو ہمیں کافر کہہ رہا ہے تو ہم بھی حق رکھتے ہیں کہ اسے کافر کہیں اور میں نے کئی دفعہ یہ گولڈن کوڈ اپنا بیان کیا ہے لوگوں کے سامنے کہ اگر یہ ہمیں کافر کہنا چھوڑ دیں تو ہم ان کو کافر نہیں کہیں گے (مسئلہ نمبر 195 اے) (علمی و تحقیقی مجلس نمبر 54)

جواب: مرزا صاحب آپ کو شاید یہ اندازہ نہیں کہ ہم قادیانیوں کی تکفیر کیوں کرتے ہیں آپ نے تو یہ فرما دیا کہ ہم ان کی تکفیر اس لیے کرتے ہیں کیونکہ وہ ہماری تکفیر کرتے ہیں لیکن دنیا میں شاید کسی بھی ختم نبوت کے سپاہی کا یہ عقیدہ نہیں ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو مسلمان اس لیے نہیں سمجھتا کہ وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم

النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کسی نبی نے پیدا نہیں ہونا۔ اور نہ آپ کے بعد کسی کو نبوت دی جائے گی۔ اور جو آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرے تو وہ اور اس کے پیروکار دونوں کافر ہیں۔ لیکن آپ کی منطق سمجھ سے بالاتر ہے پھر آپ شکوہ کرتے ہیں کہ مجھے ان کے ساتھ کیوں ملایا جاتا ہے۔ لیکن آپ ان باتوں کو کیوں سمجھیں گے۔ آپ کے نزدیک تو قادیانی اہل کتاب سے بہتر ہیں، اور آپ کے نزدیک اگر اہل کتاب سے معاملات ہو سکتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ معاملات کرنے میں کیا حرج ہے۔ اور آپ کو علماء اچھے کیوں نہیں لگتے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ علماء قادیانیوں کو برملا سرعام ڈنکے کی چوٹ پر کافر کہتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ معاملات کرنے کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور ان علما کے دل میں کبھی بھی ان حضرات کے لیے کوئی نرم گوشہ نہیں۔

جھوٹ نمبر 38:۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ آج کی تاریخ میں اگر کوئی کسی صحابی کو اپنے علم کی بنیاد پر کافر بھی قرار دیتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرے نزدیک وہ کافر تھے۔ تو اس سے یہ نہیں ہو گا کہ ہم اس کی تکفیر شروع کر دیں۔ ہو سکتا ہے اس تک جو روایات آئی ہیں وہ ان کو کافر ان روایات کی بنیاد پر کہہ رہا ہو۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں تکفیر صرف اس شخص کی ہو سکتی ہے جو صرف اللہ رسول آخرت اور قرآن کا انکار کرے۔ اگر کوئی کسی ہستی کا انکار کرتا ہے۔ چاہے وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوں۔ یا ان سے بڑی سے بڑی ہستی کا انکار کرے تو یہ کفر نہیں ہے مسئلہ نمبر (157 بی) (علمی و تحقیقی مجلس نمبر 82)

جواب: مرزا صاحب کے اس دجل کا جواب بھی ہم ایک پھکی سے دیں گے قارئین کرام آپ نے مرزا صاحب کے جھوٹ نمبر 37 میں پڑھا ہوگا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ہم قادیانیوں کو کافر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔اور جو ہمیں کافر کہے ہم حق رکھتے ہیں کہ اسے کافر کہیں۔ مرزا صاحب اگر آپ اپنے آپ کو تو کافر کہنے والوں کو کافر قرار دے رہے ہیں تو اصحاب رسول نے کیا جرم کیا ہے کہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر نہ کہا جائے۔ان کے ایمان کے بارے میں قرآن کہتا ہے (اولئك کتب فی قلوبھم الایمان)

ان کے ہدایت یافتہ ہونے کے بارے میں قرآن کہتا ہے(اگر تم ہدایت یافتہ ہونا چاہتے ہو تو ایمان نبی کے صحابہ جیسا لانا ہے)ان کے مومن ہونے کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ (وہ پکے مومن تھے) چلتے پھرتے اصحاب رسول کو جنتی کہا گیا۔مرزا صاحب اصحاب رسول تو قرآنی شخصیات ہیں ان کو رضا کے سرٹیفکیٹ دنیا میں خدا کی ذات نے دے دیا ہے۔جناب والا آپ کو تو کافر کہنے والا کفر کی دہلیز پر پہنچ گیا لیکن آپ صرف دشمن اصحاب رسول کو خوش کرنے کے لئے بکواس کر رہے ہیں۔ اصحاب رسول کی تکفیر کرنے والے کو ہم کافر نہیں کہیں گے۔اگر آپ اپنے آپ کو کافر کہنے والے کے بارے میں یہ حق رکھتے ہیں کہ اس کو کافر کہا جائے تو اصحاب رسول کے یہ پروانے اور نوکر بھی حق رکھتے ہیں یہ اصحاب رسول کو کافر کہنے والوں کو برملا کافر کہیں۔ پھر آپ کہتے ہیں مجھے ان کے ساتھ کیوں ملایا جاتا ہے۔

جھوٹ نمبر 39:۔

مرزا صاحب کا موقف یہ ہے کہ آج کل کے دور میں جو بندہ موبائل سے دیکھ کر قرآن پڑھتا ہے اس کو صحابہ کے قرآن پڑھنے سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے اگر اس کی نیت بھی اس لیول کی ہو۔ ہم اس بات میں نہیں پڑتے۔ بات یہ ہے کہ ایک بندہ دیکھ بھی رہا ہے ساتھ پڑھ بھی رہا ہے صحابہ تو زبانی پڑھتے تھے (علمی و تحقیقی مجلس نمبر 15)

جواب: مرزا صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیول کی نیت آپ کہاں سے لائیں گے ساری دنیا کے مسلمان مل کر ایک صحابی کے اعمال اور نیت کے لیول تک نہیں پہنچ سکتے دوسری بات یہ ہے کہ بخاری و مسلم میں حدیث واضح موجود ہے کہ اگر میری امت میں سے کوئی بندہ احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی آدھا مد خرچ کرے۔ تو دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ مرزا صاحب کیا یہ فضیلت صرف خرچ کرنے میں ہے یا باقی اعمال میں بھی ہے۔ مرزا صاحب آپ دیکھ کر پڑھنے کی بات کرتے ہیں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ بندہ حرم مکی میں بیٹھا ہو ہاتھ میں قرآن ہو سامنے بیت اللہ ہو۔ اور وہ تلاوت کر رہا ہو تب بھی وہ صحابہ کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔ خدارا کچھ تو ہوش کے ناخن لیں۔

جھوٹ نمبر 40:۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ یہاں برصغیر (انڈیا پاکستان بنگلہ دیش افغانستان) میں ایک عجیب وغریب کلچر ہے کہ یہاں پر لوگ ایک دوسرے کو ادبی گالیاں دیتے ہیں یعنی جب کسی سے اختلاف ہوتا ہے تو اختلاف

رائے نہیں رہتا بلکہ لوگ مخالفت پر اتر آتے ہیں ہم نے تو بڑے بڑے لوگوں سے اختلاف کیا ہے تو اختلاف رائے۔ یہ لوگ تو مخالفت پر اتر آتے ہیں۔ اور اس قسم کی ادبی گالیاں ان لوگوں نے ایجاد کی ہوئی ہیں۔ کہ الامان الحفیظ۔ فلاں بدعتی ہو گیا۔ فلاں بدمذھب ہو گیا۔ فلاں گستاخ ہو گیا۔ فلاں گمراہ ہو گیا۔ یہ ادبی گالیاں ہیں۔ اور غیر ادبی گالیاں ان مولویوں کی ملاحظہ کرنی ہوں تو یوٹیوب پر جا کر دیکھیں۔ آپ کو ان علماء کی طرف سے وہ غیر ادبی گالیاں سننے کو ملیں گی۔ جو کوئی بازاری آدمی بھی نہیں نکالتا ہو گا (مسئلہ نمبر 101)

جواب: ہم مرزا صاحب کے اس جھوٹ کا کیا جواب دیں گے اس کا جواب مرزا صاحب کی زبان سے خود ہی سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں مرزا صاحب کی اپنی گفتگو کا انداز کیا ہے ذرا ملاحظہ فرمایئے سلف صالحین کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایسے سلف کے ختنے چیک کرنے چاہئیں کہ مسلمان بھی ہیں یا نہیں۔

علماء پر زبان درازی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ جاہل مولوی ہیں ان کو پتہ ہی نہیں قرآن کہاں سے آیا ہے کس نے محفوظ کیا ہے اور علماء کے پیروکاروں کو ان کے چمچے کہا مرزا صاحب آگے خود کہتے ہیں۔ اوہ چمچیو کوئی حساب نال کم کرو۔ بے ایمانیاں نہ کرو۔ یہودیوں والا کام تو نہ کرو۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کسی ساتھی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کو بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چمچا کہا (مسئلہ نمبر 101) اور آخر میں تمام حدود کو عبور کرتے ہوئے صحابہ کرام کے بارے میں اپنی عادت موافقہ کے مطابق فرماتے ہیں۔ کہ معاویہ رضی اللہ عنہ ابن سفیان رضی اللہ عنہ مغیرہ ابن شعبہ عمرو ابن عاص بسر ابن ارطاع رضی اللہ عنھم اجمعین ان کے بارے میں آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے پیشن گوئی فرمائی تھی کہ اناں نے امت نال کم پاڑاں اے۔ (امت کو دھوکہ دینا ہے)(مسلہ نمبر 101)علماء امت کا ذکر کرتے ہوئے علماء امت کو علماء یہود کہا۔اور علماء کے بارے میں کیا کہا۔کہ جب کسی انگریزی استاد سے کسی لفظ کے سپیلنگ پوچھے جائیں اور ساتھ ڈکشنری کا حوالہ بھی مانگا جائے۔تو کیا آگے سے وہ کتا بنے گا۔نہیں ہرگز نہیں۔تو مولوی حوالہ مانگنے پر کتا کیوں بن جاتا ہے(فنی کلپ نمبر 6 از علی مرزا)۔یہ ہے مرزا صاحب کی میٹھی اور ادبی زبان۔یہ تو چند مثالیں تھیں جو آپ کے سامنے پیش کی ہیں ورنہ اس طرح کی لاتعداد مثالیں موجود ہیں کہ مرزا صاحب کس طرح علمائے امت اولیاءامت اکابرین امت آئمہ امت پر طعن وتشنیع کرتے ہیں۔